(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

نحن انصار اللہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

Majlis Ansarullah

CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

ماہنامہ

انصاراللہ

مارچ 2015ء/جمادی الاوّل، جمادی الثانی 1436ھ/امان 1394ہش

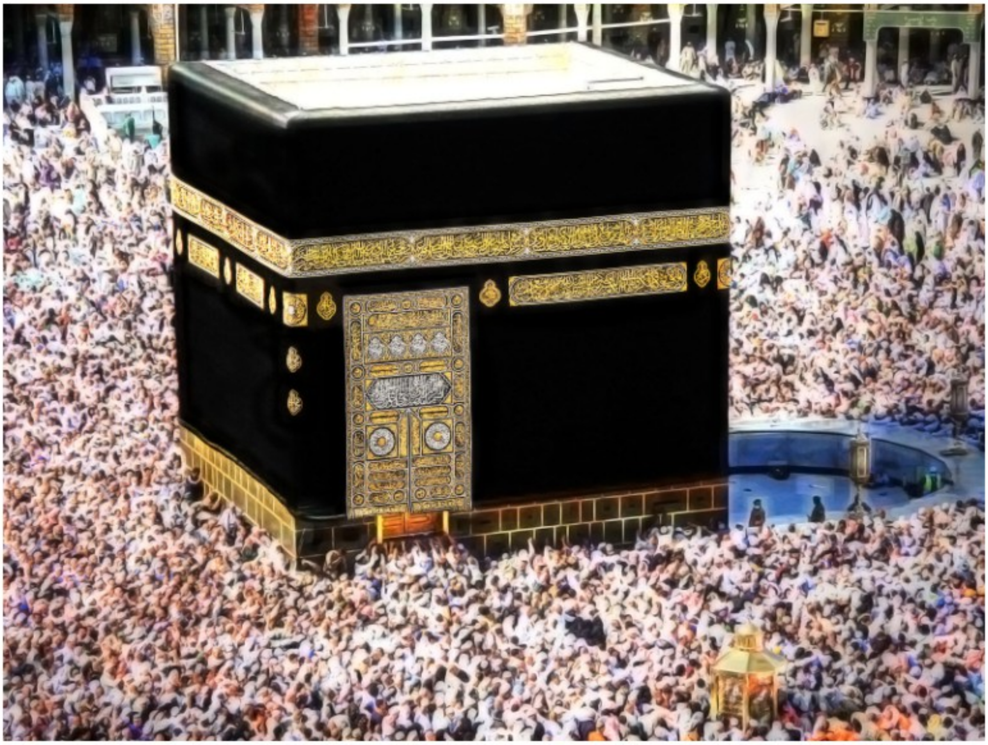

اس شمارہ میں

- زمانے کا حصن حصین
- بیعت کی غرض وغایت
- بہترین ذکر اور بہترین دعا
- غیبت اور چغلی
- 23/مارچ یوم مسیح موعود علیہ السلام
- انصاراللہ کے نام پیغامات
- پانی کی انسانی زندگی میں اہمیت
- تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ

قادیان دارالامان کے چند مناظر

Users\Farhan\Desktop\LOGO.P
not found.

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ انصاراللہ

● مارچ 2015ء۔جمادی الاول، جمادی الثانی 1436ھ۔امان 1394ہش ● جلد 47 / شمارہ 03 ● ایڈیٹر محمود احمد اشرف

فہرست

● زمانے کا حسن حصین	4	● غیبت اور چغلی	21
● آخرین کا گروہ	6	● نماز جمعہ سے قبل سنتیں پڑھنا لازم ہیں	25
● درود شریف اور عبادات سے زندگی کو سنواریں	7	● تقویٰ	25
● دین کو دنیا پر مقدم کرنا	8	● الوداعی تقریب	26
● ہر کہ روئے خود ز فرقاں در کشید	9	● غزل	26
● دین خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے	10	● تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ	27
● 23 / مارچ یوم مسیح موعود علیہ السلام	11	● بیعت کی غرض و غایت	31
● اعلانات	14	● پانی کی انسانی زندگی میں اہمیت	33
● انصاراللہ کے نام پیغامات	15	● الوداع	37
● بہترین ذکر اور بہترین دعا	17	● مجالس انصاراللہ کی مساعی	39
● دو انگشت مبارک	20	● شوگر کے آسان علاج	42

فون نمبر 047-6212982
فیکس 047-6214631
مینیجر 0336-7700250
ویب: ansarullahpk.org
قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org
دفتر: ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر
سالانہ چندہ: 300 روپے
فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

زمانے کا حصن حصین

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

انسان کو ہمیشہ معاشرتی، اقتصادی، سیاسی اور دیگر مسائل کا اجتماعی اور انفرادی سطح پر سامنا رہا ہے۔ سیاسی و اقتصادی ماہرین، مذہبی رہنما اور دیگر عمائدین سب ان مسائل کو زیر بحث لاتے ہیں اور اپنے اپنے رنگ میں انہیں حل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ مسائل اب بھی موجود ہیں۔ عصر حاضر کی خصوصیت یہ ہے کہ تہذیب و تمدن کے مادی ارتقاء کے ساتھ ساتھ انسان کے یہ مسائل اور بھی زیادہ گھمبیر ہو گئے ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے انفرادی اور اجتماعی سطح پر لالچ، ہر قسم کی لوٹ کھسوٹ کا باعث بن رہا ہے سیاست اپنے مفاد کے حصول کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے اختیار کرنے کا نام بن چکی ہے۔ امن عالم کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ مذہب کے نام پر فساد پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ گھروں کا ٹوٹنا ایک بہت سنجیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔ انفرادیت پسندی بڑھ رہی ہے۔ بہتوں کا خیال ہے کہ سائنسی ترقی کی بنیاد پر ہونے والی مادی ترقی اس دور کی سب سے اہم خوبی ہے۔ لیکن یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ اس کے نتیجے میں مادہ پرستی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ انسان کی نظر زمینی اسباب میں الجھ کر رہ گئی ہے۔ اس کی باطنی اور روحانی صورت بگڑ گئی ہے۔ اس کی بے چینی بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ اور فرد کا یہ نفسیاتی اور روحانی کرب معاشرے کے مجموعی بگاڑ کی بنیاد ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ انسان اپنا داخلی سکون برباد کر بیٹھا ہے۔ خودکش دھماکے ہوں یا معصوموں کی جانیں لینے کا جنون یہ سب اسی آگ کے شاخسانے ہیں جو دلوں کے اندر بھڑک رہی ہے اور دنیا کو جہنم بنا رہی ہے۔ پس یہ بات مسلمہ ہے کہ ان مسائل کی وجہ خود انسان ہے اور اس بگاڑ کی اصلاح انسانوں کی اندرونی اصلاح پر مبنی ہے۔

انسان کی اس باطنی اور روحانی اصلاح کا سب سے بڑا داعی مذہب ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ مذہب کا علَم آج بہت لوگوں نے اٹھا رکھا ہے۔ مگر کیا کوئی ذی شعور یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ محض مذہبی تعلیم یا مذہب کے ساتھ اس وابستگی کا کوئی مثبت نتیجہ سامنے آیا ہے۔ کیا اس کے نتیجے میں مذکورہ بالا مسائل کے حل کی کوئی بھی صورت سامنے آئی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اعلی سے اعلی مذہبی تعلیم کافی نہیں ہے۔ وہ طاقت چاہئے جو تعلیم کو عمل میں ڈھال دے اور نظریہ کو عملی صورت میں بدل دے۔ پس یاد رہے کہ یہ قوت حقیقی ایمان باللہ کے نتیجے میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ مذہب حقیقی ایمان کے بغیر مُردہ ہے۔ ایمان باللہ کے بغیر مذہب سے وابستگی کا ایک نتیجہ مذہبی انتہا پسندی ہوتا ہے۔ یہ وہ مذہب ہوتا ہے جو انسان کے کردار میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ یہ مذہب فقط دنیاداری کا ہی دوسرا نام ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو انسان کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا۔ ایسے مذہب کے معابد سے کسی انسان کو کوئی ہدایت و رہنمائی نہیں ملتی۔ وہاں بھی وہی ہوس پرستی چھپی ہوتی ہے جو

انسان کا ایک فطری خاصہ ہے۔ یہ ہوس مذہب کے لبادے میں بڑے بڑے فتنے پیدا کرتی ہے۔ اور یہ سب خیالی باتیں نہیں ہیں بلکہ حقائق ہیں۔ ہادی برحق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایسے زمانے سے ہمیں متنبہ فرما چکے ہیں۔ پس مذہب اور اس کی تعلیم تو ہے مگر ایمان دلوں سے اٹھ چکا ہے۔ اسی ایمان کے واپس آنے سے انسانوں کے مسائل حل ہونا تھے۔ اگر انسان کو حقیقی ایمان نصیب ہو جائے تو اس کی دنیا جنت بن جاتی ہے۔ وہ حیوان سے ایک خدا نما انسان بن جاتا ہے۔ اور یہ ایمان انسانوں کی کوئی تنظیم دلوں میں پیدا نہیں کر سکتی۔ یہ ایمان انسان اپنی عقلی موشگافیوں سے بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ ایمان خدا تعالیٰ کے فرستادے ہی دنیا میں لے کر آتے ہیں۔ اس ایمان کے آنے سے ہی تمام مسائل حل ہوتے ہیں۔ اسی ایمان سے انسان بدلتا ہے۔ یہی ایمان دنیا کو جنت میں تبدیل کرتا ہے۔ یہی مسائل کا حل ہے۔

ایسے ایمان کو دلوں میں قائم کرنے والا ایک وجود پیشگوئیوں کے عین مطابق ایک سو پچیس سال پہلے دنیا میں آیا۔ اس نے کہا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ وہ خوش قسمت ہیں جنہوں نے اس منادی کی آواز کو سنا اور اس کو مان لیا۔ ایمان کی قوت عطاء کرنے کے لئے وہ اپنے ساتھ ہزاروں لاکھوں نشان لایا۔ اور ماننے والوں نے اس ایمان کے ثمرات اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں دیکھے۔ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا ہوا۔ آسمانی جنت ہی نہیں ارضی جنت بھی قائم ہوئی۔ 23/مارچ اس دن کی یاد دلاتا ہے جب جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ یہی وہ کشتی نوح ہے جس میں بیٹھ کر طوفان سے بچا جا سکتا ہے۔ یہی وہ حصن حصین ہے جس میں داخل ہو کر ان چوروں اور قزاقوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے جو ایمان کی دولت پر نقب لگاتے ہیں۔ اسی کی طرف پورے درد سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کو بلا رہے ہیں کہ

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے　　ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

آپ نے فرمایا تھا

''اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے''

(فتح ...... روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34)

بنی نوع انسان کی محبت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم دنیا کو اس حصن حصین میں داخل ہونے کے لئے پکاریں اور اس کشتی نوح میں سوار ہونے کے لئے آواز دیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز کو آج اس پُر آشوب دنیا کے ہر ملک، ہر شہر، ہر قریہ، ہر گھر اور ہر انسان تک پہنچائیں تا مایوس دلوں کو امید کی کرن نظر آئے اور اندھیروں میں بھٹکنے والوں پر اپنے رب سے ملنے کا راستہ روشن ہو جائے۔

درس القرآن

آخرین کا گروہ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○

(سورۃ الجمعۃ:2 تا 5)

ترجمہ: اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔وہ بادشاہ ہے۔قدوس ہے۔کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔یہ اللہ کا فضل ہے وہ اُس کو جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

تفسیر: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے جب سورۃ جمعہ کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ اتری تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہؐ یہ کون لوگ ہیں۔آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ میں نے تین بار یہ سوال پوچھا۔اس وقت ہمارے پاس درمیان سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے،آپؐ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے گا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ یا ایک شخص اسے واپس لے آئے گا۔ (بخاری کتاب التفسیر)

درس الحدیث

درود شریف اور عبادات سے ہمیں اپنی زندگیوں کو سنوارنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ (صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ونضع الموازین القسط حدیث نمبر 7563)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دو ایسے کلمات ہیں جو زبان سے کہنے پہ بہت ہلکے ہیں لیکن وزن کے لحاظ سے بہت بھاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ اللہ پاک ہے عظمت والا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اور یہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ایک ایسی دعا ہے جس کے بارہ میں حدیث میں بھی آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

کہ ایسے کلمات جو زبان سے کہنے پہ بہت ہلکے ہیں لیکن ان کا وزن ان کے لحاظ سے بہت بھاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور یہ وہی ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو ایک الہامی دعا ہے وہ بھی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات وکشوف ایڈیشن چہارم 2004ء صفحہ 25)

جس میں درود بھی آ جاتا ہے...... اور اس کو پڑھتے رہنا چاہئے۔ میں نے جوبلی کی دعاؤں میں جو شامل کروائی تھیں اس میں ایک دُرود یہ بھی تھا۔ اس کو بند نہیں ہونا چاہئے، ہمیشہ جاری رہنا چاہئے کیونکہ درود شریف اور یہ جو دعا ہے، اللہ تعالیٰ کی جو تحمید اور تسبیح ہے یہ دل کی پاکیزگی ...... اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کیلئے بہت ضروری ہے۔ اور اس زمانے میں جو لہو و لعب کا زمانہ ہے ہمیں بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو جاری رکھنے والے بن سکیں۔ اور وہ اسی وقت ہو گا جب ہمارے دل بھی اس نور سے منور ہوں گے۔ اور اسی سے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو ہم جذب کرنے والے ہوں گے۔ پس دُرود اور عبادات سے ہمیں اپنی زندگیوں کو سجانا چاہئے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/جنوری 2010ء از خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 63-64)

کلام الامام

دین کو دنیا پر مقدم کرنا

مَیں تو بہت دُعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت اُن لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دُعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا۔ اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں۔ اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ مَیں اور میرا خدا اُن سے بیزار ہیں۔ مَیں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دنیا ہی دنیا اُن کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ اُن کا دل پاک ہے۔ اور نہ اُن کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں۔ اور وہ اُس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے۔ اور اُسی میں رہتا اور اُسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔ جو شخص میری اس وصیّت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اُس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے۔ مَیں اُس شخص کو اُس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے۔ اور جہاں سڑے گلے مُردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے۔ تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہو گی۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 77-78)

فارسی منظوم کلام

ہر کہ روئے خود ز فرقاں در کشید

ہست فرقان ، آفتاب علم و دین	تا برندت از گمان سوئے یقین
قرآن مجید علم اور دین کا سورج ہے۔ تا کہ تجھے شک سے یقین کی طرف لے جائے

ہست فرقان ، از خدا حبل المتین	تا کشندت سوئے رب العالمین
قرآن خدا کی طرف سے ایک مضبوط رسی ہے تا کہ تجھے رب العالمین کی طرف کھینچ کر لے جائے

ہست فرقان ، روز روشن از خدا	تا دہندت روشنئے دیدہ ہا
قرآن خدا کی طرف سے ایک روشن دن ہے تا کہ تجھے آنکھوں کی روشنی دے

حق فرستاد ، ایں کلام بے مثال	تا رسی ، در حضرت قدس و جلال
خدا نے اس بے نظیر کلام کو اس لئے بھیجا ہے تا کہ تو اس پاک اور ذوالجلال کی درگاہ میں پہنچ جائے

داروئے شک است الہام خدائے	کاں نماید ، قدرت تام خدائے
خدا تعالیٰ کا الہام شک کی دوا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی کامل قدرت کو ظاہر کرتا ہے

ہر کہ روئے خود ، زِ فرقاں در کشید	جان او ، روئے یقین ہرگز نہ دید
جس نے قرآن سے رو گردانی اختیار کی اُس نے یقین کا منہ ہر گز نہیں دیکھا

وحی فرقاں ، مردگاں را جاں دِہد	صد خبر ، از کوچۂ عرفاں دِہد
قرآن کی وحی مردوں میں جان ڈالتی ہے اور معرفت کے کوچہ کی سینکڑوں باتیں بتاتی ہے

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 160۔ترجمہ از حضرت میر محمد اسماعیل صاحب)

اردو منظوم کلام

دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خُدا کو دِل سے نہ لاف و گزاف سے
جب تک عمل نہیں ہے دلِ پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بُت کے طواف سے
باہر نہیں اگر دلِ مُردہ غلاف سے
حاصِل ہی کیا ہے جنگ و جدال و خِلاف سے
وُہ دِیں ہی کیا ہے جس میں خُدا سے نِشاں نہ ہو
تائیدِ حق نہ ہو مددِ آسماں نہ ہو
مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقیں نہیں
جو نور سے تہی ہے خُدا سے وُہ دیں نہیں
دِینِ خُدا وُہی ہے جو دریائے نُور ہے
جو اس سے دور ہے وُہ خدا سے بھی دُور ہے
دِینِ خُدا وُہی ہے جو ہے وُہ خُدا نما
کِس کام کا وُہ دِیں جو نہ ہووے گِرہ کشا
جن کا یہ دیں نہیں ہے نہیں اُن میں کچھ بھی دم
دُنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم
وُہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں
بُت ترک کرکے پھر بھی بُتوں کے غُلام ہیں

(اخبارالحکم 24/نومبر 1901ء)

23؍مارچ یوم مسیح موعود علیہ السلام

مکرم ڈاکٹر مبشر احمد طاہر صاحب۔لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام مارچ 1882ء کو ہوا تھا، جس کے بعد آپؑ نے اشتہارات وغیرہ کے ذریعہ تمام دنیا میں اپنے دعویٰ مجددیت کا اعلان فرما دیا۔ مگر چونکہ ابھی آپؑ کو بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ اس لئے آپؑ نے بیعت کا سلسلہ نہیں شروع کیا اور پہلے کی طرح عمومی رنگ میں دینی خدمت میں مصروف رہے پھر آخر آپ نے خدا کے حکم سے بیعت لینے کا اعلان فرمایا۔ 23؍مارچ 1889ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں چالیس افراد سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی بیعت لی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ پہلے نمبر پر آپؑ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب نوراللہ مرقدہٗ (جو بعد میں آپؑ کے پہلے خلیفہ ہوئے) سے بیعت لی۔ جن الفاظ میں بیعت لی گئی حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نوراللہ مرقدہ کی درخواست پر اپنے قلم سے لکھ کر انہیں عنایت فرمائے۔

بسم اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم o نحمدہ و نصلی

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں، جن میں مَیں مبتلا تھا اور اپنے سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور (اشتہار) 12 جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ...... رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ ترجمہ: میں اللہ اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں، میں اللہ! اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ میں اللہ! اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف جھکتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔ پس میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ (حیات نور صفحہ 152۔153)

’’احمدیت اس مذہبی تحریک کا نام ہے جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک باقاعدہ جماعت

کی صورت میں 1889ء مطابق 1306ھ میں خدا کے حکم سے رکھی ۔یہ خدائی حکم اپنی نوعیت میں ایسا ہی تھا جیسا کہ آج سے ساڑھے انیس سو سال قبل موسوی سلسلہ میں حضرت مسیح ناصری کے ذریعہ نازل ہوا تھا۔مگر جیسا کہ حقیقی مسیحیت کوئی نیا مذہب نہیں تھی بلکہ صرف موسویت کی تجدید کا دوسرا نام تھی اسی طرح احمدیت بھی کسی نئے مذہب کا نام نہیں ہے اور نہ ہی بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ کوئی نئی شریعت لائے ہیں ۔ بلکہ احمدیت کی غرض وغایت تجدید دین حق اور خدمت دین حق تک محدود ہے۔حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو(مومنوں) کی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح اور(دین حق) کی خدمت کے لئے مامور کیا ہے اور(دین حق) کی خدمت کے مفہوم میں (دین حق) کے چہرہ کو گردوغبار سے صاف کرنا۔(دین حق) کی (دعوت الی اللہ) واشاعت کا انتظام کرنا۔(دین حق) کو دوسرے مذاہب کے مقابل پر غالب کرنا اور (دین حق) میں ہو کر دنیا کے غلط عقائد واعمال کی اصلاح کرنا شامل ہے‘‘

(سلسلہ احمدیہ،حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 2)

زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں تحریر ہے۔

’’تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں سے ایک دن بھی باقی رہ جائے تو تیرے لوگوں (اہل فارس) سے ایک شخص کو قائم کروں گا جو تیری گم شدہ عزت وآبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا میں پیغمبری اور پیشوائی تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا‘‘ (سفرنگ دساتیر صفحہ 190 ملفوظات حضرت زرشت، مطبع سراجی دہلی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

اس ابتدائی بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ صرف مجدد ہونے کا تھا یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو(دین حق) کی چودھویں صدی کے سر پر دین کی خدمت اور(دین حق) کی تجدید کے لئے مبعوث کیا ہے،اس کے سوا کوئی اور دعویٰ نہیں تھا۔نہ مسیح ہونے کا نہ مہدی ہونے کا نہ نبی اور رسول ہونے کا اور نہ تمام قوموں کے آخری موعود ہونے کا۔اس لئے اس وقت تک مسلمانوں میں آپ کی کوئی مخالفت نہیں ہوئی......1890ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر الہاماً ظاہر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہیں عیسائی اور(مومن) دونوں آسمان پر زندہ خیال کر رہے ہیں اور آخری زمانہ میں ان کی دوسری آمد کے منتظر ہیں وہ دراصل وفات پا چکے ہیں اور ان کے آسمان پر جانے اور آج تک زندہ چلے آنے کا خیال بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے اور یہ کہ ان کی آمد ثانی کا وعدہ ایک مثیل کے ذریعہ پورا ہونا تھا اور آپ کو بتایا گیا کہ یہ مثیل مسیح خود آپ ہی ہیں ......اس عظیم الشان انکشاف پر آپ نے 1891ء کے شروع میں رسالوں اور اشتہاروں کے ذریعہ اپنے اس دعویٰ کا اعلان کیا جس پر(مومنوں)اور عیسائیوں ہر دو میں خطرناک ہیجان پیدا ہو گیا اور ملک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مخالفت کی آگ کے شعلے بلند ہونے لگے......اسی طرح آپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ(دین حق) میں جس مہدی کا

مسیح کے زمانہ میں وعدہ کیا گیا وہ مَیں ہوں مگر مَیں کسی جنگی مشن کے ساتھ مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ میرا کام امن اور صلح کے طریق پر مقرر ہے اور آپ نے فرمایا کہ (مومنوں) میں جو ایک خونی مہدی کا خیال پیدا ہو چکا ہے وہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے جس کے متعلق قرآن شریف اور صحیح احادیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔(سلسلہ احمدیہ۔حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 30-33)

مگر قرآن وحدیث سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ کوئی حقیقی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آ سکتا۔غرضیکہ آپ نے قرآن سے اور حدیث سے اور مسیحی نوشتوں سے اور تاریخ سے حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات ثابت کر کے اپنے مسیح ہونے کا ثبوت پیش کیا۔تیسرا دعویٰ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ تھا کہ آپ مہدی موعود ہیں یعنی (دینِ حق) میں جو ایک مہدی کے ظہور کا وعدہ دیا گیا تھا وہ آپ کی آمد سے پورا ہوا ہے۔چنانچہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ"لَا المھدیُ اِلّا عیسٰی"یعنی عیسیٰ کے سوا اور کوئی مہدی نہیں۔ (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)

گویا مہدی اور مسیح الگ الگ وجود نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔آنحضرتؐ نے مہدی کے لفظ کو اسم معرفہ کے طور پر استعمال فرمایا ہے۔مہدی کے معنی ہیں "ہدایت یافتہ"

......حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ثابت کیا کہ اگر چہ موجودہ زمانہ میں (مومنوں) کا یہ عام عقیدہ ہو رہا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا دروازہ کلی طور پر بند ہے مگر صحابہؓ کا یہ عقیدہ نہیں تھا اور صحابہ کے بعد بھی کئی اولیاء بزرگ ایسے گزرے ہیں جو غیر تشریعی نبوت کے دروازے کو کھلا مانتے رہے۔مثلاً حضرت محی الدین ابن عربی، امام عبدالوہاب شعرانی، حضرت سید ولی اللہ شاہ دہلوی، حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی وغیرہ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا نے میری وحی اور تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اسے مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے" (اربعین نمبر4، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 435 حاشیہ)

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 61)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت ابتدائی الہامات میں یہ بہت مشہور الہام ہے کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (تذکرہ صفحہ 8)

خداتعالیٰ نے آپؑ کو بشارت دی کہ:

"وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا" یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (تذکرہ صفحہ 112)

یہ پیشگوئی گزشتہ 125 سال میں مختلف رنگوں اور شکلوں میں پوری ہوتی چلی آرہی ہے اور ہوتی چلی جائے گی۔انشاءاللہ

واقفین نو جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''دنیا میں دین کے پھیلانے کے لئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ ایسے ادارہ سے ہی مل سکتا ہے جس کا مقصد ہی دینی علم سکھانا ہو۔ اور یہ ادارہ جماعت احمدیہ میں جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے بتایا کہ جامعات صرف پاکستان یا قادیان میں نہیں ہیں، یہیں تک محدود نہیں بلکہ یو کے میں بھی ہے...... جرمنی میں بھی ہے، انڈونیشیا میں بھی ہے، کینیڈا میں بھی ہے اور گھانا میں بھی ہے...... اسی طرح بنگلہ دیش میں بھی جامعہ احمدیہ ہے۔ (دعوت الی اللہ) کا کام بہت وسیع کام ہے۔ اور یہ باقاعدہ تربیت یافتہ مبلغین سے ہی زیادہ بہتر طور پر ہوسکتا ہے۔ اس لئے واقفین نو کو زیادہ سے زیادہ یا واقفین نو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہئے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 2013ء) (وکیل التعلیم تحریک جدید)

مقابلہ مقالہ نویسی و مضمون نویسی (برائے ممبران مجلس انصاراللہ پاکستان)

● دوسری سہ ماہی کا عنوان: **''خلافت سے وابستگی اور ہماری ذمہ داریاں''** مرکز میں مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 رجون 2015ء۔ ● تیسری سہ ماہی کا عنوان: **''تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں''**۔ مرکز میں مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 رستمبر 2015ء۔ ● چوتھی سہ ماہی کا عنوان: **''انصاراللہ اور خدمت خلق''**۔ مرکز میں مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 ردسمبر 2015ء۔

مضمون کے الفاظ تین ہزار سے چار ہزار ہونگے اور اول، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی: مقابلہ مقالہ نویسی کا عنوان **''مجلس انصاراللہ کے 75 سال''** مقرر کیا گیا ہے جس کے کم از کم الفاظ کی تعداد 60,000 اور زیادہ سے زیادہ 120,000 مقرر ہیں۔ پہلی تین پوزیشن لینے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ مرکز میں مقالہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 راگست 2015ء مقرر کی گئی ہے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

خریداران ماہنامہ ''انصاراللہ''

ماہنامہ انصاراللہ کے تمام خریداران سے گزارش ہے کہ رسالہ ماہنامہ انصاراللہ کے چندہ کی ادائیگی جلد از جلد کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء　　(سالانہ چندہ 300 روپے)　　(مینیجر ماہنامہ)

بسلسلہ ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصاراللہ پاکستان

انصاراللہ کے نام پیغامات

ازحضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

مجلس انصاراللہ لائبیریا نے مؤرخہ 8، 9 نومبر 2008ء کو اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل ایک روح پرور پیغام ارسال فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں:

''اپنی زندگیوں کو قرآنی تعلیمات اور رہنمائی کے سانچے میں ڈھالیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سنت کی پیروی کریں۔دنیا میں قیام امن کا حصول صرف (دینی) تعلیمات پر عمل سے ہی ممکن ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اس مذہب کا نام (دین حق) رکھا ہے جس کا مطلب امن ہے۔حضور نے فرمایا کہ پُرامن معاشرے کے قیام کے لئے نفرتوں کو مٹا کر محبت کا پرچار کریں۔حضور انور نے اپنے پیغام میں مزید فرمایا کہ انصاراللہ کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری ہر عمر کے لوگوں کو قرآن کریم سکھانا ہے۔یہ تبھی ممکن ہے جب انصار خود بھی قرآن کریم سیکھیں گے۔لہٰذا مجلس انصاراللہ کو اس فرض کی ادائیگی کے لئے سنجیدگی سے انتظامات کرنا ہوں گے۔اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر ناصر اس تحریک میں شامل ہو خواہ استاد کی حیثیت سے یا طالبعلم کے طور پر۔حضور انور نے فرمایا کہ آخر پر میں بڑے زور سے آپ کو خلافت احمدیہ کی حفاظت، اسے مضبوط کرنے اور ہمیشہ اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے اور دنیا اس کے لئے ترس رہی ہے۔تمام برکتیں امام جماعت سے وفاداری میں ہی ہیں۔وہی تمام مصیبتوں اور دکھوں کے خلاف آپ کی ڈھال ہے۔ہماری تمام ترقیات خلافت سے مضبوط تعلق پر منحصر ہیں'' (سبیل الرشاد جلد 4 صفحہ 238-237)

ماہنامہ انصاراللہ ربوہ کے 2010ء میں پچاس سال پورے ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار بھائیوں کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:

''جماعت کی ذیلی تنظیموں کے نظام میں انصاراللہ کی تنظیم ایسی ہے جس کے ممبران اپنی اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں جس میں انسان کو اپنی زندگی کے انجام کے آثار نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں اور بڑی تیزی سے اس انجام کی طرف قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔اور اس انجام کا خوف اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکے اور اس کا قرب چاہے۔اس کا ایک ذریعہ نماز ہے جسے تمام عبادتوں میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔گزشتہ دنوں ہم رمضان کے مہینے سے گزرے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ ان دنوں میں کمزوروں میں بھی ایک خاص تبدیلی پیدا ہوئی ہوگی اور نمازوں کی طرف ہر کسی نے توجہ دی ہو گی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔اس میں سب دُعائیں آجاتی ہیں......پس میری پہلی

نصیحت تو یہ ہے کہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کیلئے نیک نمونہ قائم کریں۔ دوسری بات قرآن کریم کی تلاوت، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہے۔ ہر مرتبہ پڑھنے سے نئے نئے معنی کھلتے ہیں۔ یہ مطالعہ جہاں آپ کو معرفت میں بڑھائے گا وہاں اس سے آپ کے بچوں کیلئے بھی ایک نیک نمونہ قائم ہوگا اور آپ کا یہ علم دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی آپ کا مددگار ثابت ہوگا۔ تیسری بات دین کی خاطر مالی قربانیوں کی طرف توجہ دینا ہے۔ میں نے صف دوم کے انصار کو نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ہر مجلس کی سطح پر اس کیلئے کوشش ہونی چاہئے۔ اس نظام میں شامل ہونے والوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دُعائیں کی ہیں۔ اسی طرح دوسری مالی تحریکات بھی ہیں۔ ان میں بھی حصہ لیں اور اس حوالے سے اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم انصار اللہ ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں؟ انصار اللہ کا ایک اور اہم کام خلافت سے وابستگی اور اُس کے استحکام کیلئے کوشش کرنا ہے۔ جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہیں۔ افراد جماعت اس کے اعضاء ہیں تو خلیفۂ وقت دل و دماغ کے طور پر ہیں۔ کیا کبھی ایسا ممکن ہوا ہے کہ انسانی دماغ ہاتھ کو کوئی حکم دے اور ہاتھ اُسے رد کر کے اپنی مرضی کے مطابق حرکت کرے۔ اگر آپ اس تعلق کو سمجھ جائیں اور اگر یہ سوچ ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی فرد جماعت اپنے فیصلوں اور اپنے علمی نکتوں اور اپنے عملوں پر اصرار کریں۔ پس آپ کی ہر حرکت و سکون خلیفۂ وقت کے تابع ہونی چاہئے۔ انصار اللہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افراد جماعت سے بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہمارے بڑوں نے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بے نفس ہو کر دین کی خاطر قربانیاں کیں تو آج ہمارا فرض ہے کہ ایک جُہد مسلسل اور دُعاؤں کے ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے نیکی کے راستے ہموار کرتے جائیں" (سبیل الرشاد جلد 4 صفحہ 294-295)

سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2011ء کے موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا درج ذیل پیغام ارسال فرمایا:

یورپ کے ماحول میں بہت سے والدین اپنی اولاد کے متعلق متفکر اور پریشان دکھائی دیتے ہیں کہ اولاد تو ہے لیکن نافرمان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی معاشرہ میں روزمرہ کی زندگی بہت آسان اور سہولیات سے پر ہے۔ جو تربیت کا زمانہ ہوتا ہے اس وقت غفلت برتی جاتی ہے اور جب ہاتھ سے نکلنے لگتی ہے تو اس وقت بے بسی کی کیفیت ظاہر کرتے ہیں۔ مومن تو آسائش کے وقت بھی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی نعمتوں کے شکر سے غافل نہیں ہوتے۔ اس لئے اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور ان پر معاشرے کے غلط رنگ کبھی نہ چڑھنے دیں۔ انہیں تقویٰ کے رنگوں سے مزین کریں۔ انہیں نمازوں کا عادی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ ان کی نیکیوں اور دین کی خدمت کی باتیں آپ کے لئے فخر کا باعث ہونی چاہئیں۔ اگر آپ متقی اور دیندار اولاد چھوڑ جائیں تو یہی وہ متاع ہے جو آخرت میں بھی آپ کے کام آئے گی۔ حضرت مسیح موعودؑ کا اقتباس جو ابھی آپ نے سنا ہے اس کو سامنے رکھ کر اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور اپنی اصلاح اور اولاد کی نیک تربیت پر دھیان دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔ (ماہنامہ انصار اللہ ربوہ نومبر 2011ء صفحہ 9،10)

بہترین ذکراور بہترین دُعا

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: بہترین ذکر:
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔(ترمذی کتاب الدعوات)

جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو سارا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی حمد اور اسی کی تسبیح اور اسی کی صفات اور اسی کی قدرتوں کے اظہار سے بھرا پڑا ہے۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فضائل القرآن میں فرماتے ہیں:

''چھٹی خوبی قرآن کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر کی اس میں اتنی کثرت ہے کہ جب انسان قرآن کھولتا ہے تو اُسے یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے کا سارا قرآن ہی خدا تعالیٰ کے ذکر سے پُر ہے۔ چنانچہ مکہ کے کئی مخالف جو سخت دشمن ہوا کرتے تھے جب کبھی رسول کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھ جاتے تو کہتے وہاں تو اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔ غرض قرآن کریم نے اس طرح عظمت الٰہی کو بار بار بیان کیا ہے کہ انسان اس امر کو محسوس کئے بغیر نہیں رہتا اور ہر خدا تعالیٰ سے محبت رکھنے والا دل اس کثرت ذکر الٰہی کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ایک فرانسیسی مصنف لکھتا ہے محمدؐ کے متعلق خواہ کچھ کہو لیکن اس کے کلام میں خدا ہی خدا کا ذکر ہے۔ وہ جو بات پیش کرتا ہے اس میں خدا کا ذکر ضرور لاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کا عاشق ہے۔ یہ مخالفین کی قرآن کریم کے متعلق گواہی ہے کہ وہ ذکر الٰہی سے بھرا ہوا ہے۔ اور ذکر الٰہی ہی میں مذہب کی جان ہے۔ لیکن دوسری کتب اس سے عاری ہیں اور اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت کو ضائع کرتی ہیں۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ان میں بندوں کے قصے، کہانیاں زیادہ ہیں اور اللہ کا ذکر کم ہے۔ (فضائل القرآن ،صفحہ 80-81)

اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار کے طور پر بے ساختہ انسان کے منہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا کلمہ نکلتا ہے جسے آنحضرت ﷺ نے بہترین دعا قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا آغاز ہی سورۃ الحمد یعنی سورۃ الفاتحہ سے ہوتا ہے اور ہر نماز کی ہر رکعت میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر انسان بے ساختہ اپنی عبادت کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے شروع کرتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ سورۃ فاتحہ تمام دعاؤں کا سرچشمہ ہے اور تمام دعاؤں کا ذخیرہ ہے۔ سورۃ فاتحہ کے علاوہ بھی کئی مقام ہیں جہاں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا اظہار کئی قسم کے پیرائے میں کیا گیا ہے۔ ایسے چند مقامات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ سورۃ البقرہ آیت 31 میں فرشتوں کا اقرار ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ جنتیوں کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ یونس آیت 11: میں فرمایا۔ ان (جنتوں) میں (خدا کے حضور) ان کی پکار (یہ ہوگی) اے اللہ! تو پاک ہے اور ان کی (ایک دوسرے کیلئے) (کہ تم پر ہمیشہ

کیلئے) سلامتی ہو اور سب سے آخر میں وہ بلند آواز سے یہ دعا کریں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہ اللہ (تعالیٰ) ہی سب تعریفوں کا مستحق ہے۔

سورہ ابراہیم میں حضرت ابراہیمؑ کی ایک نہایت اہم اور جامع دعا کا آیت 36 تا 42 میں ذکر ہے۔اس میں حضرت ابراہیمؑ کہتے ہیں ہر (قسم کی) تعریف کا اللہ (تعالیٰ) ہی مستحق ہے۔جس نے (میرے) بڑھاپے کے باوجود مجھے دو (بیٹے) اسمٰعیل اور اسحاق عطا کئے اور میرا رب (بہت ہی) دعائیں سننے والا ہے۔سورۃ الکہف کا بسم اللہ کے بعد آغاز بھی انہی کلمات طیبات سے ہوتا ہے کہ ہر تعریف کا اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے جس نے (یہ) کتاب (یعنی قرآن مجید) اپنے اس بندہ (محمدؐ) پر اُتاری ہے اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی۔ (الکہف:2)

اس سے قبل سورۃ بنی اسرائیل کے آخر میں فرمایا:۔اور (سب دنیا کو سُنا سُنا کر کہہ (کہ) ہر تعریف کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس کو عاجز پا کر کوئی اور اس پر رحم کرکے اس کا دوست بنتا ہے (بلکہ جو بھی اس کا دوست ہوتا ہے۔اس سے مدد لینے کے لئے ہوتا ہے) اور اس کی خوب (اچھی طرح) بڑائی بیان کر۔

(بنی اسرائیل:112)

سورۃ سبا کے شروع میں فرمایا:۔سب تعریف اللہ ہی کی ہے اور جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔(سب) اسی کا ہے۔اور (جس طرح ابتدا میں وہ حمد کا مستحق ہے) انجام کار بھی وہی حمد کا مستحق ہے اور وہ بڑی حکمتوں کا مالک ہے اور ہر چیز سے خبردار ہے۔ (سبا:2)

سورۃ الصّٰفّٰت کے آخر میں فرمایا:

تیرا رب جو تمام بڑائیوں کا مالک ہے ان کی بیان کردہ باتوں سے پاک ہے۔اور رسولوں پر ہمیشہ سلامتی نازل ہوتی رہے گی۔اور سب تعریف اللہ (تعالیٰ) کی ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (الصّٰفّٰت:181۔184)

سورۃ الزمر میں فرمایا: سب تعریف اللہ ہی کی ہے لیکن ان میں سے اکثر جانتے نہیں۔ (الزمر:30)

جنت میں گروہ در گروہ داخل ہونیوالوں کے متعلق فرمایا:

اور وہ کہیں گے اللہ ہی کی سب تعریف ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اس جگہ کا ہم کو وارث بنا دیا۔ہم جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے۔سو (ثابت ہوا کہ) پوری طرح عمل کرنے والوں کا انعام بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔اور تو اس دن ملائکہ کو دیکھے گا کہ عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ ساتھ تسبیح بھی کرتے جاتے ہوں گے۔ اور (یعنی لوگوں) کے درمیان پورے پورے انصاف کے ساتھ ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (الزمر:70،76)

وہ فرشتے جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں وہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی

پاکیزگی بھی بیان کرتے ہیں اور اس یعنی حمد پر پورا ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے پس توبہ کرنے والوں کو اور اپنے راستے کے اوپر چلنے والوں کو معاف فرما اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ (المؤمن: 18) اور اپنے رب کی شام اور صبح حمد کے ساتھ تسبیح بھی کرتا رہا کر (المؤمن: 156) اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرتا ہے لیکن لوگوں میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔ (المؤمن: 62) پس اللہ جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور تمام جہانوں کا رب ہے سب تعریف اسی کی ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب بڑائی بھی اسی کی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (الجاثیہ: 37)

سورۃ الفطر میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہی کی سب تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین کو ایک نئے نظام کے مطابق پیدا کرنے والا ہے اور فرشتوں کو ایسی حالت میں رسول بنا کر بھیجنے والا ہے جب کہ کبھی تو ان کے دو دو پَر ہوتے ہیں کبھی تین تین اور کبھی چار چار اور ان فرشتوں کے پروں کی پیدائش میں وہ یعنی اللہ جتنا چاہتا ہے زیادتی بخشتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر بہت قادر ہے۔ (الفاطر: 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ ہر وقت، ہر لحہ اس تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے جس میں خدا تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات کے ساتھ دعا نہ کی ہو۔ آپ کی ہر وقت یہ کوشش رہتی تھی کہ سب سے بڑھ کر عبدالشکور بنیں اور اس کے لئے ہر وقت دعا مانگا کرتے تھے۔ (خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 196)

چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک دفعہ مجھے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں اور اے معاذ میری تمہیں یہ نصیحت ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا کبھی نہ بھولنا کہ ’’اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ‘‘ یعنی اے میرے اللہ مجھے توفیق بخش کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور احسن رنگ میں تیری عبادت کروں۔ (ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار) (خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 209)

جوانوں کے جوان یعنی انصار، ماہنامہ انصاراللہ میں دلچسپی لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ سالانہ 1972ء کے دوسرے روز مورخہ 27 دسمبر کے خطاب میں فرمایا:

’’پھر ماہنامہ انصاراللہ ہے جس کا تعلق جماعت کے اس حصہ سے ہے جن کو میں بوڑھے کہنے کی بجائے ’’جوانوں کے جوان‘‘ کہا کرتا ہوں۔ اس لئے جوانوں کے جوان اس میں دلچسپی لیں‘‘

(خطابات ناصر جلد اول صفحہ 537)

دوانگشت مبارک

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھلایا۔ (سنن ترمذی کتاب البرو الصلة)

جس نے تین یتیموں کی کفالت کی وہ اس کی طرح ہے جس نے رات کو عبادت کی اور دن کو روزے رکھے اور صبح تلوار لہراتے ہوئے جہاد کو گیا پس وہ اور میں جنت میں دو بھائیوں کی طرح اس طرح ہوں گے جیسے یہ دونوں انگلیاں باہم ملی ہیں اور آپؐ نے درمیانی اور شہادت کی انگلیاں باہم ملالیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الادب)

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے اور آپؐ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو باہم ملایا۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد)

جس نے دو یا تین بیٹیوں یا دو یا تین بہنوں کی کفالت کی۔ یہاں تک کے وہ مرگئیں یا مر گیا تو میں اور وہ اس طرح اکٹھے ہوں گے اور آپؐ نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کو باہم ملا کر دکھلایا۔ (مسند احمد بن حنبل)

مرسلہ: مکرم حافظ عبدالحی صاحب

رسالہ انصاراللہ ایک تربیتی رسالہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ سالانہ 1968ء کے دوسرے روز 12/جنوری 1968ء کے خطاب میں فرمایا۔

''انصاراللہ تربیتی رسالہ ہے لیکن اس سے وہ لوگ جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی تربیت کس رنگ میں اور کس طور پر کی جارہی ہے آیا یہ جماعت اپنے بزرگوں کو اور اپنے بچوں کو خدا اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور لے جارہی ہے یا ان کے عشق میں اور بھی زیادہ شدت اور تیزی پیدا کرنے کی کوشش کررہی ہے'' (خطابات ناصر جلد اول صفحہ 187-188)

غیبت اور چغلی سے بچیئے

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيْراً مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضاً أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ أَخِيْهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۔　(الحجرات:13)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو ۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں ۔ اور تجسس نہ کیا کرو ۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے ۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو ۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو ۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے ۔ آنحضورؐ نے ہمیں ہر اس چیز سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے جس سے ایک معاشرے میں نفرت اور دوری پیدا ہو، کدورتیں بڑھیں اور دلوں میں کینے پیدا ہوں ۔ آپؐ نے ہمیشہ غیبت، چغلی، حسد، بدظنی، تہمت لگانے اور اپنے بھائیوں کو کسی بھی طرح کا دکھ دینے سے روکا ہے اور تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بن کے رہنے کی تلقین کی ہے ۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَحَاسَدُوا تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ۔ وَلَا تَنَاجَشُوا اور دھوکہ دینے کیلئے قیمت نہ بڑھاؤ ۔ وَلَا تَبَاغَضُوا اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو ۔ وَلَا تَدَابَرُوا نہ ہی ایک دوسرے سے بے رخی کرو ۔ وَلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ اور تم میں سے کوئی کسی کے سودے پر سودا نہ کرے ۔ وَكُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ ۔ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے ۔ لَا يَظْلِمُهٗ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا ۔ وَلَا يَخْذُلُهٗ نہ وہ اسے مصیبت کے وقت چھوڑتا ہے ۔ وَلَا يَحْقِرُهٗ اور نہ ہی وہ اس کی تحقیر کرتا ہے ۔ اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا وَ يُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے ۔

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِ آدمی کے شر کیلئے کافی ہے أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ کہ وہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے ۔ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ ہر مسلمان کا خون اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہیں ۔　(مسند احمد جلد 5 صفحہ 498 حدیث 16442، مسلم کتاب البر والصلة، حدیث:6706)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضورﷺ نے فرمایا: سات برباد کرنے والے گناہوں سے بچتے رہو ۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ گناہ کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ اللہ کا شریک ٹھہرانا، وَالسِّحْرُ اور جادو

وَقَتْلَ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ اور اس جان کو ناحق مارنا ،جس کے مارنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، وَأَكْلَ الرِّبَا اور سود کھانا، وَأَكْلَ مَالِ الْيَتِيمِ اور یتیم کا مال کھانا، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ اور مقابلہ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ اور پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا جو مومن ہیں اور جنہیں کسی بات کا پتہ نہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الوصایا حدیث نمبر 2766)

حضرت ابو صرمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَ مَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ جو دوسروں کیلئے ضرر رساں بنے گا اللہ اسے نقصان پہنچائیگا اور جو دوسروں پر تنگی کرے گا اللہ اس پر تنگی کرے گا۔

(جامع ترمذی ابواب البر والصلۃ :2066)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ وہ شخص لعنتی ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ دھوکہ کرے۔ (جامع ترمذی ابواب البر والصلۃ :2067)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے ۔ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ اور بلند آواز سے فرمایا: يَا مَعْشَرَ مَنْ قَدْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ اے مسلمانوں کی جماعت جو اپنی زبان سے اسلام کا نام لیتے ہو۔ وَلَمْ يُفْضِ الإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لیکن ایمان دل میں نہیں پہنچا۔ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ مسلمانوں کو اذیت مت دو اور ان کو عار نہ دلاؤ۔ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ اور نہ ہی ان کی عیب جوئی کرو۔ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ۔ کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کے پیچھے پڑے گا یعنی عیب جوئی کرے گا۔ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ تو اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے پیچھے پڑ جائے گا۔ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ اور جس کے عیب کے پیچھے اللہ پڑ جائے ۔ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ تو وہ اس کو ذلیل وخوار کردے گا خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ (جامع ترمذی ابواب البر والصلۃ ،باب فی تعظیم المومن :2164)

پھر بدگمانی سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ تم بدگمانی سے بچو۔ یقیناً بدگمانی خطرناک جھوٹ ہے۔ (بخاری کتاب الادب حدیث :6064)

پھر غیبت کے بدنتائج اور غیبت کرنے والے کے بدانجام کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمَّا عُرِجَ بِي جب مجھے معراج ہوا، مَرَرْتُ بِقَوْمٍ ،تو میں (حالت کشف میں) ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا ، لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ جن کے ناخن تانبے کے تھے، يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ، میں نے پوچھا۔ اے جبرائیل !یہ لوگ کون ہیں؟ قَالَ جبرائیل نے کہا۔ هٰؤُلَآءِ الَّذِينَ یہ وہ لوگ ہیں ؛ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ .اور ان کی عزت کے درپے رہتے تھے۔(یا انکی عزتوں سے کھیلتے تھے۔) (سنن ابوداود کتاب الادب باب فی الغیبۃ :4878)

قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ (مسلم کتاب الایمان حدیث:303)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ

(بخاری کتاب الجنائز حدیث: 1378)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں وہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں وہ بڑی بات ہی تو ہے، فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ ان میں سے ایک چغل خوری کیا کرتا تھا۔ ایک دوسرے کی عزتوں سے کھیلنا، بہتان لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، تجسس کرنا، چغلی کرنا، حسد کرنا ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کرنا یہ سب باتیں اعمال کے ضیاع کا باعث بنتی ہیں۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں: أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ کوئی درہم ہو نہ کوئی ساز و سامان ہو۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَ صِيَامٍ وَ زَكٰوةٍ۔ میری امت کا مفلس وہی ہے جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ پیش ہوگا مگر اس طرح آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر بہتان لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ جسے دکھ دیا ہوگا اس کو اسکی کوئی نیکی دے دی جائے گی اور کسی کو اسکی کوئی نیکی دے دی جائے گی۔ اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کی خطائیں لے کے اس پر ڈال دی جائیں گی ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والادب، باب تحریم الظلم: 6744)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضورؐ نے حجۃ الوداع کے دن لوگوں سے خطاب فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا	اے لوگو یہ دن کونسا ہے؟
قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ	انہوں نے کہا یہ حرمت والا دن ہے۔
قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا	فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟
قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ	انہوں نے کہا حرمت والا شہر ہے۔
قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا	پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا دن ہے؟
قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ	انہوں نے جواب دیا حرمت والا مہینہ۔

قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ

ھٰـذَا۔ تو یاد رکھو کہ تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر اسی طرح حرام ہیں۔ جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر کی حرمت، تمہارے اس مہینہ کی حرمت ہے۔

فَأَعَادَهَا مِرَارًا	پھر آپ نے یہ بات بار بار دہرائی۔
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ	پھر اپنا سر اٹھا کر فرمایا:
اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ	اے اللہ! کیا میں نے پورے طور پر (تیرا حکم) پہنچا دیا؟
اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ	اے اللہ! کیا میں نے پورے طور پر (تیرا حکم) پہنچا دیا؟

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ إِنَّهَا لَـوَصِيَّـتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ کہ یہ بات آپ کی وصیت ہی تھی جو آپ نے اپنی امت کو کی تھی۔ فَـلْيُبَـلِّـغِ الشَّـاهِدُ الْغَائِبَ چاہئے کہ جو یہاں موجود ہوں وہ غیر موجود کو پہنچا دیں۔

لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے رہو۔ (بخاری کتاب الحج حدیث 1739)

یہ آنحضورؐ کا آخری خطاب ہے اور آخری وصیت ہے جو آپ نے اپنی امت کو فرمائی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ اگر (مومنوں) نے رسولؐ کی اس بات پر عمل کیا ہوتا کہ آپ کا کلام سن کے ان لوگوں تک ضرور پہنچانا جو یہاں موجود نہیں۔ اگر امت (مومن) نے فَـلْيُبَـلِّـغِ الشَّـاهِدُ الْغَائِبَ کے تحت آنحضور ﷺ کی باتوں کو دوسروں تک پہنچایا ہوتا اور بار بار پہنچایا ہوتا تو آپ کی یہ نصیحت کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے رہو۔ آج امت (مومن) ایک دوسرے کا خون نہ بہا رہی ہوتی۔ آج (مومنوں) کا خون سب سے زیادہ ایک (مومنوں) ہی بہا رہا ہے۔ ان حالات میں ایک احمدی کا فرض ہے کہ آپؐ کی اس آخری نصیحت لَا تَـرْجِـعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَـابَ بَعْضٍ کو عام کریں اور نہ صرف اپنے ماحول میں اس پر عمل کریں اور ہر احمدی کی جان مال اور عزت کی حفاظت کریں بلکہ تمام (مومنوں) تک بھی یہ بات پہنچائیں کہ اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آخری وصیت کو مت بھولو کہ:

إِنَّ دِمَـاءَكُـمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذا ، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا۔ اور یہ کہ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اور اس وصیت کو فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ کے ارشاد کے مطابق آگے پھیلاتے چلے جاؤ۔ (دیباچہ تفسیر القرآن)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز جمعہ سے قبل سنتیں پڑھنا لازم ہیں

خواہ نماز عصر جمع کرنی ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:

''ہم بھی جمعہ کی نماز کے وقت بعض دوستوں میں یہ اختلاف ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ ہے کہ اگر نمازیں جمع کی جائیں تو پہلی پچھلی اور درمیان کی سنتیں معاف ہوتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ جب نماز ظہر وعصر جمع ہوں تو پہلی اور درمیانی سنتیں معاف ہوتی ہیں یا اگر نماز مغرب اور عشاء جمع ہوں تو درمیانی اور آخری سنتیں معاف ہو جائیں گی۔ لیکن اختلاف یہ کیا گیا ہے کہ ایک دوست نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں میرے ساتھ تھے میں نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور جمعہ کی پہلی سنتیں پڑھیں۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ نمازوں کے جمع ہونے کی صورت میں سنتیں معاف ہو جاتی ہیں یہ بات بھی صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے قبل جو سنتیں پڑھا کرتے تھے میں نے وہ سفر میں پڑھیں اور پڑھتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں وہ نماز ظہر کی پہلی سنتوں سے مختلف ہیں ان کو دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے اعزاز میں قائم فرمایا ہے...... جب سفر میں جمعہ پڑھا جائے تو میں پہلی سنتیں پڑھا کرتا ہوں اور میری رائے یہی ہے کہ وہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ وہ عام سنن سے مختلف ہیں اور وہ جمعہ کے احترام کے طور پر ہیں'' (الفضل 24 جنوری 1942)

مجلس عرفان کے موقع پر ایک شخص نے حضرت مصلح موعود سے دریافت کیا کہ اگر نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز جمع کی جائے تو کیا پھر بھی سنتیں معاف ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

''نماز جمعہ سے قبل جو سنتیں پڑھی جاتی ہیں وہ دراصل جمعہ کے نفل ہیں اور جمعہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس لئے نماز جمعہ سے قبل سنتیں بہر حال پڑھنی چاہئیں'' (روزنامہ الفضل 14 اکتوبر 1946ء)

تقویٰ

''تقویٰ ایک انتہائی اہم چیز ہے جس کا ایک انسان کو اگر فہم و ادراک حاصل ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر کاربند ہو سکتا ہے، اس کا پَرتو بن سکتا ہے اور ان کو پھیلانے والا بن سکتا ہے''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 257)

الوداعی تقریب / عشائیہ

مؤرخہ 13 جنوری 2015ء کو نئے الوداع ہونے والے ایڈیٹر ماہنامہ انصاراللہ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب کے تین سالہ دور میں رسالہ کے معیار اور خدمات کو سراہا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے آنے والے ایڈیٹر مکرم محمود احمد اشرف صاحب کے لئے دعا کی اور یہ امید ظاہر کی کہ ان کے دور میں رسالہ کا معیار مزید بہتر ہوگا۔ اس کے بعد عشائیہ پیش کیا گیا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول، مکرم محمد اسلم شاد صاحب نائب صدر، ممبران اشاعت کمیٹی کے علاوہ اراکین مجلس ادارت اور کارکنان قیادت اشاعت نے بھی شرکت کی۔

قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان

غزل

مکرم میر انجم پرویز صاحب

حسن کا تذکرہ، جمال کا ذکر
کیجئے اس کے خدوخال کا ذکر

خوش ادا اور خوش خصال کا ذکر
حسن کا، حسن کے کمال کا ذکر

کھینچئے نقشہ اس کی قامت کا
یعنی ہو سر تا پا جمال کا ذکر

اُس کنول چشم کا بیاں کیجئے
چھوڑیئے دشت کے غزال کا ذکر

شب فرقت کا ایک اِک لمحہ
کرتا ہے اس کے بال بال کا ذکر

ایک اِک نقش ایسا موزوں ہے
ختم ہے اس پہ اعتدال کا ذکر

کہاں سے لاؤں وہ کلام کہ ہو
جس سے اس حسن بے مثال کا ذکر

دل کسی طور عشق سے نہ رُکا
عقل کرتی رہی مآل کا ذکر

ایک پل میں سمٹ گئی زیست
کیا کرے کوئی ماہ و سال کا ذکر

لذت وصل زخم ہجر سے ہے
ہجر نہ ہو تو کیا وصال کا ذکر

(دمشق 2007ء)

تحریک پاکستان اور جماعت احمدیہ

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

تحریک پاکستان اور ہندوستان کی آزادی کا باضابطہ آئینی مرحلہ 1917ء میں شروع ہوتا ہے۔ وزیر ہند کے 20راگست 1917ء کے اعلان کہ ہندوستانیوں کو صرف حکومت میں شریک کرنا ہی برطانیہ کا منشاء نہیں بلکہ منتہائے مقصود یہ ہے کہ وہ حکومت خود اختیاری کے قابل ہو جائیں اور رفتہ رفتہ ملک کا پورا نظام ان کے سپرد کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی تحریک پاکستان کی وہ تاریخی جدوجہد شروع ہوگئی جس نے بالآخر 1947ء میں قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں مسلمانانِ ہند کو ان کا اپنا ملک دلا دیا۔ اس ساری تحریک کے دوران جماعت احمدیہ نے ہر مرحلہ پر پاکستان کے لئے بھرپور جدوجہد کی اور (مومنوں) کی ہر تحریک کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرنے کے لئے دامے درمے سخنے ہر قسم کی مدد کی اور (مومنوں) ہند کو سیاسی آزادی سے ہمکنار کرنے کے لئے تاریخی خدمات انجام دیں۔ خاص طور پر سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنی خداداد ذہانت اور کمال سیاسی فراست سے کام لے کر ہر مرحلہ پر (مومنوں) ہند کی بھرپور راہنمائی فرمائی۔

وزیر ہند مسٹر مانٹیگو کے اعلان سے ہندوستان کی سیاست میں ایک ہلچل پیدا ہوگئی۔ حضرت مصلح موعود حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے نومبر 1917ء میں دہلی تشریف لے گئے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے مسٹر مانٹیگو کو ایڈریس پیش کیا۔ اس میں آئندہ سیلف گورنمنٹ کے طریق انتقال سے متعلق مشورہ کے طور پر مندرجہ ذیل نکات شامل تھے:

اول: انتخاب کا کوئی ایسا طریق نہ رکھا جائے جس میں قلیل التعداد جماعتیں نقصان میں رہیں۔

دوم: حقوق و فرائض کے تمام معاملات میں یورپین اور غیر یورپین کی تقسیم کو کلیۃً ختم کر دیا جائے۔

سوم: اندرونی مذہبی اختلافات سے قطع نظر حکومت برطانیہ کو سمجھ لینا چاہئے کہ جماعت احمدیہ کا سیاسی مفاد کلیۃً ایسے تمام فرقوں کے ساتھ وابستہ ہے جو جماعت احمدیہ کی طرح دعویٰ (دین حق) رکھتے ہیں۔

1919ء میں جلیانوالہ باغ کے حادثہ کے نتیجہ میں ہندوستان میں ہنگاموں کا ایک دَور شروع ہوگیا۔ ہندوؤں نے گاندھی کی قیادت میں مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے تحریک خلافت شروع کی اور مسلمان اپنی سادہ لوحی میں ان کے دام میں پھنس گئے۔ حضرت مصلح موعود نے اس وقت (مومنوں) کو صحیح (دینی) تعلیم سے متعارف کروایا۔ آپ نے تحریک

ہجرت کے متعلق لکھا:

اول تو شرعاً یہ موقع ہجرت کا ہے نہیں۔ دوم اگر خلاف شریعت ہجرت کی بھی گئی تو اس کے سامان چونکہ آپ کے پاس نہیں ہیں اس لئے نقصان ہوگا اور دشمنوں کو ہنسی کا موقع ملے گا پھر افغانستان میں گنجائش بھی نہیں۔ (معاہدہ ترکیہ ملخص صفحہ 10-11)

چنانچہ بعد کے حالات نے حضرت مصلح موعود کی بات کو سچا ثابت کیا۔

حضرت مصلح موعود نے 1927ء میں محترم مولوی عبدالرحیم صاحب درد امام بیت لندن کو ہدایت فرمائی کہ لندن میں ایک ایسی پولیٹیکل لیگ بنائی جائے جس میں ممبران پارلیمینٹ اور دیگر ایسے صاحب اقتدار لوگ شامل ہوں جو ہندوستانی معاملات سے دلچسپی رکھتے ہوں اور جس کا مقصد یہ ہو کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق پارلیمینٹ اور برٹش پبلک کی ہمدردی حاصل کر سکے اور جس طرح نیشنل کانگرس کی دعوت پر وقتاً فوقتاً ممبران پارلیمینٹ ہندوستان آتے ہیں اسی طرح کوشش کرنی چاہئے کہ مناسب اور موزوں ممبران پارلیمینٹ مسلمانوں کی دعوت پر ہندوستان آئیں۔

گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے علامہ محمد اقبال کے ساتھ مولوی غلام رسول مہر بھی گئے۔ یہ دونوں اصحاب بیت لندن کی ایک تقریب میں بھی شامل ہوئے۔ ان کی ملاقات وہاں امام بیت لنڈن مولانا فرزند علی خان صاحب سے ہوئی۔ گول میز کانفرنس کے مسلم نمائندوں سے ان کے تعاون اور مسلم حقوق کے سلسلہ میں ممبران پارلیمینٹ کی ملاقاتوں کا ذکر ہوا۔ امام صاحب کی سیاسی خدمات سے متاثر ہو کر مولوی غلام رسول مہر صاحب نے ہندوستان ایک خط لکھا جو اخبار انقلاب میں شائع ہوا۔ یہ خط ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے:

''مولوی فرزند علی نہایت خوش اخلاق اور نیک طبع بزرگ ہیں۔ فرائض امامت و (دعوت الی اللہ) کی بجا آوری کے علاوہ مسلمانوں کے جماعتی سیاسی کاموں میں بھی کافی وقت صرف کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں یہاں کے اونچے طبقے میں بہت گہرا اثر رسوخ پیدا کر لیا ہے'' (انقلاب 29-اکتوبر 1931ء)

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مسلمانان پنجاب کے نمائندہ کے طور پر 1927ء میں لندن تشریف لے گئے۔ آپ کی لندن میں مصروفیت پر ''دورِ جدید'' روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے:

''چوہدری صاحب اپنا روپیہ صرف کر کے اور اپنے قیمتی وقت اور آمدنی کو نظر انداز کر کے انگلستان تشریف لے گئے اور اس خوبی اور عمدگی سے حکومت برطانیہ اور سیاسینِ انگلستان کے روبرو یہ مسائل پیش کئے جس کے مداح نہ صرف مسلمانان پنجاب ہوئے بلکہ حکومت بھی کافی حد تک متاثر ہوئی ......'' (اخبار دورِ جدید، لاہور۔ 16/اکتوبر 1923ء)

سائمن کمیشن کے سامنے مسلمانانِ ہند کے مطالبات نہایت قابلیت کے ساتھ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے

پیش کئے۔ لاہور کے انگریزی اخبار ”سول اینڈ ملٹری گزٹ“ نے لکھا:

”شہادت دینے والوں پر جرح کرنے کے باب میں ایک نمایاں شخصیت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ہے...... آپ کی آواز نہایت پُرشوکت ہے اور نہایت برجستہ تقریر کرنے والے ہیں“ (اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ ۔5 نومبر 1928ء)

کانگریس کی طرف سے نہرو رپورٹ کے شائع ہونے پر حضرت مصلح موعودؓ نے ”(......) کے حقوق اور نہرو رپورٹ“ کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جس میں مسلمانوں کے مطالبات کا نا قابلِ تردید دلائل کے ساتھ معقول ہونا ثابت کیا اور نہرو رپورٹ کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی“

اس طرح نہرو رپورٹ کے مسلمانوں کے خلاف اثر کو زائل کرنے کی کامیاب کوششیں کی گئیں۔

پہلی گول میز کانفرنس کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے ”ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل“ کے نام سے کتاب تحریر فرمائی۔ جس کی اردو اور انگریزی میں اشاعت ہوئی۔ اس کتاب کو مسلم لیگی سیاسی حلقوں میں خوب پزیرائی ملی۔

قائداعظم مسلمانوں کے رویہ اور کانگریس میں شامل علماء کے طرزِ عمل سے مایوس ہو کر مارچ 1933ء میں انگلستان تشریف لے گئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایات کی روشنی میں مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے قائداعظم سے نہ صرف متعدد ملاقاتیں کیں بلکہ انہیں ہندوستان واپس آنے پر مجبور کیا۔ جس کا اظہار قائداعظم کے ان الفاظ سے بھی ہوتا ہے کہ:

"The eloquent persuation of the Imam left me no escape"

امام صاحب کی فصیح و بلیغ ترغیب نے میرے لئے کوئی راہ بچنے کی نہیں چھوڑی۔

1945ء میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے انگلستان تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے حکومتِ برطانیہ کو واشگاف الفاظ میں ہندوستان کو آزاد کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا:

”اے دولتِ مشترکہ کے سیاستدانو! کیا یہ ستم ظریفی نہیں کہ ہندوستان کے 28 لاکھ فرزندوں نے میدانِ جنگ میں مملکت برطانیہ کی آزادی کی حفاظت کے لئے دادِ شجاعت دی ہو لیکن ہندوستان ابھی تک اپنی آزادی کا منتظر اور اس کے لئے ملتجی ہو......شاید ایک مثال اس کیفیت کو واضح کرنے میں مدد ہو سکے۔ چین کی آبادی اور رقبہ ہندوستان کی آبادی اور رقبے سے بے شک زیادہ ہے لیکن وسعت اور آبادی کے علاوہ ہر لحاظ سے چین آج ہندوستان سے کوسوں پیچھے ہے......پھر کیا وجہ ہے کہ چین تو آج کی دنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار ہوتا ہے اور ہندوستان کسی گنتی میں نہیں کیا اس کی وجہ صرف یہی نہیں کہ چین آزاد ہے اور ہندوستان محکوم؟“ محترم چوہدری صاحب نے ہندوستان کے عوام کی آزادی کا اعلان ان الفاظ میں کیا:

''لیکن یہ حالت اب دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ہندوستان بیدار ہو چکا ہے اور آزاد ہو کر رہے گا''

(تحدیث نعمت صفحہ 481)

چوہدری صاحب کی تقریر کے نتیجہ میں لارڈ ویول برطانوی وزیراعظم اور دیگر سیاستدانوں کے مشورہ سے 5؍جون 1945ء کو نئی تجاویز لے کر ہندوستان آئے۔اس اہم موقع پر حضرت مصلح موعود نے 22؍جون 1945ء کے خطبہ جمعہ میں مسلمان اور ہندو لیڈروں کو یہ پیغام دیا کہ:

''انگلستان صلح کے لئے ہاتھ بڑھا رہا ہے دو سو سال سے ہندوستان غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے وہ اس پیش کش کو قبول کر کے آئندہ نسلوں پر احسان عظیم کریں''

حضرت مصلح موعود کے اس خطبہ سے متاثر ہو کر مشہور اہل حدیث عالم ثناءاللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں لکھا:

''یہ الفاظ کس جرأت اور حیرت کا ثبوت دے رہے ہیں کانگریسی تقریروں میں اس سے زیادہ نہیں ملتے چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر خلیفہ جی کی اس تقریر میں پایا جاتا ہے وہ گاندھی جی کی تقریر میں بھی نہیں ملے گا'' (اہل حدیث،امرتسر۔6؍جولائی 1945ء)

حضرت مصلح موعود نے 1946ء کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کی نہ صرف زبردست حمایت کی بلکہ ہر احمدی کو مسلم لیگ کو ووٹ ڈالنے کا حکم دیا نیز ملک خضر حیات خان صاحب کے استعفیٰ اور سرحد میں استصواب رائے کے لئے بھی جماعت احمدیہ نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

باؤنڈری کمیشن میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مسلم لیگ کی طرف سے پیش ہوئے۔آپ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے نوائے وقت نے لکھا:

''حد بندی کمیشن کا اجلاس ختم ہوا۔چار دن چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے (مومنوں) کی طرف سے نہایت مدلل فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر ظفر اللہ خان صاحب نے (مومنوں) کا کیس پیش کیا اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق وانصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے'' (نوائے وقت۔یکم اگست 1947ء)

قیام پاکستان کے بعد قائد اعظم نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو وزیر خارجہ مقرر فرمایا جو عملاً وزیراعظم کے عہدہ کے بعد سب سے وقیع عہدہ سمجھا جاتا ہے۔

(تحریک پاکستان میں جماعت احمدیہ کی قربانیاں)

بیعت کی غرض و غایت

مکرم قمر الدین زاہد صاحب ۔ملتان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مجھے اس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا کام پورا نہ کر لے جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے'' (اربعین حصہ دوم ۔روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 348)

23؍مارچ 1889ء کو پہلی بار، اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اور سنت نبویؐ کی پیروی کرتے ہوئے ، امام الزمان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ نے ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے شہر لدھیانہ کے محلہ جدید میں حضرت صوفی احمد جان صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں اپنا دست مبارک مبائعین کے ہاتھوں کے اوپر رکھتے ہوئے ان سے بیعت لی ۔پہلے روز چالیس افراد نے آپؑ کے ہاتھ پر ''بیعت توبہ برائے تقویٰ وطہارت'' کی سعادت پائی ۔یہ بیعت اولیٰ کہلاتی ہے ۔ابتدا میں بیعت کی تقریب میں چند افراد شامل ہوا کرتے تھے اور تقریب بھی مقامی نوعیت کی ہوتی تھی ۔اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے MTA کی برکت سے یہ ایک عالمگیر تقریب بن چکی ہے ۔جس میں ہر سال لاکھوں افراد خلیفۂ وقت کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں ۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت کے لئے تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ سلسلۂ بیعت متقین کی ایک جماعت قائم کرنے کی غرض سے ہے ۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کیلئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کیلئے مجھ سے بیعت کریں ۔پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کیلئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں اُن کیلئے برکت دے گا ۔بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کیلئے بدل و جان طیار ہونگے ۔یہ ربّانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے'' (اشتہار ۔یکم دسمبر 1888ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 158)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کو نہایت درد سے مخاطب ہو کر اعلیٰ اخلاق کے قیام کے بارے میں فرمایا:

''کاش جماعت احمدیہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور (دین حق) کے کھوئے ہوئے متاع کو پھر واپس لائے اور پھر وہی اخلاق محمد رسول اللہ ﷺ کے غلاموں میں دنیا دیکھے۔ جنھیں دیکھ کر انسان کو خدا تعالیٰ نظر آجاتا ہے۔ وہ امین ہوں اور ایسے امین ہوں کہ خود بھوکے مر جائیں، بیوی بچے بھوکے مر جائیں لیکن دوسرے کی امانت میں خیانت نہ ہو۔ وہ سچے ہوں اور ایسے سچے کہ جان جائے، مال و دولت جائے، عہدہ جائے لیکن جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے۔ وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نباہیں اور ارادہ کریں تو سر ہتھیلی پر رکھ کر اسے پورا کریں'' (تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 441-440)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''متقیوں کی جماعت کی ضرورت ہے، ایسی جماعت کی ضرورت ہے جس میں ہر فرد بشر ایک خلیفہ کی طرح اپنی ذمہ داریاں اپنے دائرہ کار میں ادا کرنے کا شعور رکھتا ہو۔ یہ احساس رکھے کہ میں نے بہر حال یہ ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ اس معیار کو جتنا بلند کرتے چلے جائیں گے اتنا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ زیادہ تیز رفتار کے ساتھ ہم اپنے مقاصد کو حاصل کر سکیں گے اور وہ مقاصد یہی ہیں کہ (دین حق) کو دنیا میں نافذ کیا جائے، (دین حق) کی تمام خوبیوں کو اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ انسانوں کی زندگیوں میں ڈھال دیا جائے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27/نومبر 1992ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 26/جولائی 2002ء)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اور اے غلامانِ مسیح دوراں! اس آسمانی پانی سے فیض پانے والو جس نے تمہیں نئی زندگی بخشی ہے اپنے فرض ادا کرو۔ اپنے تعلق کو خدا تعالیٰ سے مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جاؤ۔ دنیا کو راستی دکھانے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاؤ۔ اپنے دینی، روحانی، اخلاقی معیاروں کو اونچا سے اونچا کرتے چلے جاؤ کہ امام الزماں کی بیعت کا حق ادا ہو جائے۔ اس روحانی پانی کے فیض سے اُگنے والی وہ فصلیں بنو جو فائدہ مند ہوتی ہیں، جو دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتی ہیں۔ وہ نہریں اور دریا بنو جن پر ہر دم تازہ پانی اترتا رہتا ہے۔ دنیا کو روحانی مائدہ اب غلامان مسیح الزماں کے ذریعہ سے ہی ملنا۔ دنیا کی پیاس اب اُس پانی سے بجھنی ہے جو امام الزمان کے ماننے والوں نے مہیا کرنا ہے۔ اب کوئی گروہ یا جماعت نہیں ہے جو دنیا کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے والا بن سکے۔ اگر ہم نے اپنے فرائض ادا نہ کئے تو ہم بھی پوچھے جائیں گے۔ پس ہمیں بھی اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا کے تابع کرنے کی ضرورت ہے۔ آج ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنے کی ضرورت ہے اور یہ عہد کر کے اُٹھیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنے کیلئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے''

(الفضل انٹرنیشنل 22 تا 28/مارچ 2013ء صفحہ 12)

پانی کی انسانی زندگی میں اہمیت

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب۔لاہور

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں پانی کے متعلق فرماتا ہے:

أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ (سورۃ الانبیاء:31)

ترجمہ۔کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کرا لگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی تو کیا وہ ایمان نہیں لائے گے؟

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِن مَّاءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَى أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (سورۃ النور:46)

ترجمہ۔اور اللہ نے ہر چلنے پھرنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔پس ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں۔اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا۔ (سورۃ الفرقان:55)

ترجمہ۔اور وہی ہے جس نے پاس سے بشر کو پیدا کیا اور اسے آبائی اور سسرالی رشتوں میں باندھا اور تیرا ربّ دائمی قدرت رکھتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی زندگی کی ایک بنیاد ہے۔پانی کا شمار قدرت کی ان نعمتوں میں ہوتا ہے جن کے بغیر اس کرہ ارض پر زندگی ناممکن ہے۔ہماری زمین کا قریباً 70% حصہ پانی پر مشتمل ہے۔جب کہ اس میں سے صرف 3% پانی پینے کے قابل ہے۔اس میں سے بھی 2% پانی گلیشیئر وغیرہ کی شکل میں ہے۔صرف 1% پانی انسانی زندگی کے لئے مہیا ہے۔انسانی جسم کا 60 سے 78% حصہ یعنی قریباً دو تہائی پانی پر مشتمل ہے۔دماغ میں پانی کی مقدار 70 سے 90% تک ہوتی ہے۔پھیپھڑوں میں 90%،خون میں 83%،پٹھوں میں 75%،جلد میں 64% جبکہ ہڈیوں میں پانی کی مقدار 22% تک ہوسکتی ہے۔

پانی پینا کیوں ضروری ہے؟ ہمارے جسم کے ہر خلیے کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور پانی غذا اور آکسیجن کو ہر خلیے تک پہنچاتا ہے۔ پھیپھڑوں میں ہوا کی نمی کو برقرار رکھتا ہے۔ جسم کا درجہ حرارت کنٹرول میں رکھتا ہے۔ ہمارے اعضائے رئیسہ یعنی دل، دماغ، جگر، گردے وغیرہ کی حفاظت کرتا ہے۔ خوراک کو ہضم کرنے اور جسم میں جذب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جسم سے غیر ضروری اور فاسد مادوں کو اپنے اندر حل کر کے باہر نکلتا ہے۔ پٹھوں اور جوڑوں میں پانی رطوبتیں بحال رکھ کر ان کی حفاظت کرتا ہے۔ ہمارے جسموں میں پانی کا مسلسل استعمال پھیپھڑوں میں سانس کی ہوا کو نم رکھنے کے لئے تھوک، پسینہ، پیشاب، پاخانہ بننے کے عمل کے لئے درکار ہے۔ جبکہ تھوڑی مقدار میں ہمارے جسم کے اندر ہاضمے کے دوران اور دوسرے کیمیائی عمل کے ذریعے پانی پیدا ہوتا ہے۔ پانی کی کم از کم ضرورت کا حساب انتہائی پیچیدہ معاملہ ہے اور اس کا انحصار عمر، وزن، موسمی حالات، کام کی نوعیت، ورزش وغیرہ۔ خوراک جسم میں چربی کے مقدار انسانی رویہ اور مختلف ادویات کے استعمال اور خواتین میں حمل وغیرہ پر منحصر ہے۔ اکثر ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ ایک ملی لیٹر پانی خوراک کی ہر کیلوری کے حساب سے لیا جائے۔ یعنی دو ہزار کیلوری روزانہ کی خوراک لینے والے 2 لیٹر پانی پئیں۔ اوسطاً یہ ضرورت خواتین کے لئے 2.2 لیٹر جبکہ مرد حضرات کے لئے 3 لیٹر تک ہوسکتی ہے جبکہ جسمانی مشقت کرنیوالے 5 لیٹر تک پانی استعمال کریں۔

پانی پینے کے فوائد: پانی دماغ میں توانائی کے درجات بڑھاتا ہے تھکاوٹ کا احساس کم کرتا ہے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اور کسی بھی چیز پر توجہ مرکوز رکھنے کی طاقت میں اضافہ کرتا ہے۔ سر درد اور میگرین کی شدت میں کمی کرتا ہے۔ جوڑوں کے درد میں کمی لاتا ہے۔ ورزش کے دوران جسم کا درجہ حرارت کنٹرول رکھتا ہے پٹھوں کی لچک برقرار رکھ کر کام کی صلاحیت بڑھاتا ہے اور پٹھوں کے درد کا آرام دیتا ہے۔ جلد کو تروتازہ رکھتا ہے عمر کم محسوس ہوتی ہے جھریاں بننے کے عمل کو سست کرتا ہے اور مختلف جلدی امراض کی شدت میں کمی لاتا ہے۔ موڈ خوش گوار رکھتا ہے اور سوچ کو واضح (Clear Thinking) کرتا ہے۔ خوراک کو ہضم کرنے کے بعد پورے جسم میں پھیلاتا ہے۔ گردوں کے ذریعے جراثیم اور فاسد مادے نکالتا ہے اور پتھری بننے کے عمل کو روکتا ہے۔ بھوک کو کم رکھتا ہے اور وزن میں کمی میں معاون ہے۔ قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ قبض کو دور کرتا ہے اور بڑی آنت کے کینسر سے بچاتا ہے۔

پانی کی اوسطاً ضرورت مفید استعمال کے اوقات: ہمیں ہر روز 8 تا 12 گلاس پانی پینا چاہئے اگر یہ استعمال مندرجہ ذیل اوقات میں کریں تو جسم کے لئے پانی کی افادیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

- دو گلاس پانی صبح اٹھتے ہی پی لیں اس سے جسم میں خون پتلا ہونے سے خون کی گردش بہتر ہو جاتی ہے۔
- ایک گلاس پانی کر کھانے سے 20 تا 30 منٹ پہلے پئیں۔ تاکہ آنت تر ہو جائے۔
- ایک گلاس پانی نہانے یا غسل کرنے سے قبل پئیں۔ تاکہ فشار خون ٹھیک رہے۔

● ایک گلاس پانی جب بھی پیاس لگے یا جسمانی محنت کا کوئی کام کریں۔

● ایک گلاس پانی رات سونے سے قبل پی لیں تا کہ رات کو بھوک کی شدت محسوس نہ ہو۔خون پتلا رہنے سے فشارِ خون کنٹرول میں رہے اور فالج وغیرہ کا خطرہ نہ ہو۔

پانی کی کمی: عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ پانی کی کمی جنگلوں اور صحراؤں میں مسافروں کو ہی ہوتی ہے لیکن یہ خیال غلط ہے پانی کی کمی دو طریقوں سے ہوسکتی ہے۔ ● پانی کی شدید کمی ● پانی کی دائمی کمی

پانی کی شدید کمی: جب انسان پیاس محسوس کرتا ہے تو جسم میں موجود پانی میں قریباً ایک فیصد کمی ہو چکی ہوتی ہے جس کی وجہ سے تھکاوٹ کا احساس یادداشت میں کمی کمپیوٹر سکرین پر توجہ مرکوز رکھنے میں مشکلات ہوسکتی ہیں۔شدت کی پیاس کا احساس عموماً 2 فیصد یا زائد پانی کی کمی کی صورت میں ہوتا ہے جس میں بے آرامی محسوس ہوتی ہے پٹھوں کا کھچاؤ، بھوک کا اڑ جانا۔ حساب کے عمل میں غلطی کا احتمال اور جسم کے درجہ حرارت میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔بہت شدت کی پیاس اور پانی سے محرومی کے نتیجہ میں جسم میں پانی 4 فیصد تک کم ہوسکتا ہے۔جس سے سر میں شدید درد محسوس ہوتا ہے نیند کی سی کیفیت ہو جاتی ہے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے فشارِ خون میں کمی بیشی ہو جاتی ہے جلد خشک محسوس ہوتی ہے اور گردوں کی تکالیف شروع ہو جاتی ہے۔اگر پانی کی کمی 6 فیصد تک ہو جائے تو بےزاری مکمل بے طاقتی، ٹانگوں اور بازوؤں میں روئیاں سی چبھتی محسوس ہوتی ہیں۔آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔جلد خشک و بے رونق ہو جاتی ہے شدید نقاہت ہو جاتی ہے۔جبکہ 7 تا 10 فیصد پانی کی کمی کی صورت میں بے ہوشی اور موت واقع ہوسکتی ہے۔موجودہ زمانہ میں پانی کی کمی کی ایک مثال 1967ء کی چھ روزہ عرب اسرائیل جنگ سے دی جاسکتی ہے۔جس میں بیس ہزار سے زائد مصری فوجی پیاس کی شدت اور پانی کی کمی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ مصری حکومت کی طرف سے فوجیوں کے لئے پانی کی راشن بندی کر دی گئی تھی۔جبکہ اسرائیلی فوجیوں کو حکومت کی طرف سے بہت زیادہ پانی استعمال کرنے کی ہدایت تھیں اس لئے شدید گرمی کے باوجود اسرائیل کا جانی نقصان بہت کم ہوا۔

پانی کی دائمی کمی: پانی کی دائمی کمی کا شکار عموماً خواتین جو عادتاً پانی کم پیتی ہیں۔بڑی عمر کے لوگ جن کو پیاس کے باوجود پیاس کا احساس کم ہوتا ہے۔بوتلوں کا پانی استعمال کرنے والے اور ایسے تمام لوگ جو اپنی ضروریات سے کم پانی پیتے ہیں۔پانی کی دائمی کمی کا شکار رہتے ہیں۔پانی کا ضرورت سے کم لمبے عرصے تک استعمال ہمارے جسم میں مختلف تکالیف کا سبب بنتا ہے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔سر درد مسلسل تھکاوٹ اور بیزاری رہنا دماغی توانائی میں کمی، جس کا بڑا سبب دماغ میں بننے والے خامرے (Enzyme) کا کم بننا ہے۔بھوک کم لگنا، ہاضمہ خراب رہنا، کیونکہ ہضم کرنیوالی رطوبتیں کم بنتی ہیں اور تیزابیت معدے کو نقصان پہنچاتی ہے۔قبض رہنا جس کی بڑی وجہ آنتوں کا خشک ہونا ہے۔جوڑوں اور پٹھوں میں درد رہنا پانی

کی کمی سے پٹھوں اور جوڑوں میں فاسد مادوں کی زیادتی اور رطوبتوں کی کمی سے پٹھوں اور جوڑوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ سانس کی تکالیف کیونکہ پھیپھڑوں کی ہوا کی نمی میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے اور خشک ہوا نظام تنفس کو نقصان پہنچاتی ہے۔ پیشاب میں تکالیف گاڑھے پیشاب میں زیادہ فاسد مادے کے رہنے سے مثانے اور گردوں کی انفکشن اور پتھری بننے کے امکانات ہو جاتے ہیں۔ جسم میں تیزاب اور الکلی کا تناسب خراب ہو جاتا ہے اور جسم میں تیزابیت کی کمی ہو جاتی ہے۔ وزن کا بڑھنا اور موٹاپا ہونا۔ ہمارے جسم کو پیاس اور بھوک لگاتا ہے اور انسان زیادہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔ جلد کا بے رونق اور خشک رہنا اور جلد جھریاں پڑنے سے اپنی عمر سے زیادہ کا لگنا۔ رنگت کا سیاہی مائل ہونا چہرے کی شگفتگی اور شادابی کا ختم ہو جانا۔ بالوں اور ناخنوں کی چمک مانند پڑ جانا اور ان کی نشو ونما سست پڑ جانا۔ بالوں کا دو شاخہ ہو جانا اور ناخنوں کا ٹوٹتے رہنا۔ چہرے کی رطوبتیں گاڑھی ہونے سے کیل مہاسوں کا زیادہ بننا۔ پسینہ کم مقدار میں بننے سے زیادہ نمکیات اور فاسد مادے اپنے ساتھ لے آتا ہے جو کہ جلد میں خارش اور جلن پیدا کرتا ہے اور جسم میں ناگوار بدبو پیدا کرتا ہے۔ اور ایگزیما بننے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں اور مختلف ہو جاتے ہیں اور مختلف جلدی امراض مزید الجھ جاتے ہیں۔ فشار خون متغیر رہنا۔ منہ کا خشک رہنا اور بدبو آنا۔ دانتوں مسوڑھوں کی بیماریاں پیشاب کا رنگ زرد یا گہرا ہو جانا اور تیز بو آنا۔ جسم پانی کی کمی دور کرنے کے لئے زیادہ مقدار میں کولیسٹرول بنانے لگ جاتا ہے۔

پانی کی ضرورت کا تعین کرنا: اپنی جسامت، وزن، مصروفیات اور خوراک کے لحاظ سے پانی کی ضرورت کا یہ تعین کیا جا سکتا ہے۔ پیاس لگنے سے۔ پیشاب کے رنگ سے اگر پیشاب گہرے رنگ کا ہے تو اس کے عموماً معنی یہ ہیں کہ پانی کی شدید کمی ہے جس کو دور کرنے کے لئے زیادہ پانی پینا چاہئے۔ اگر پیشاب بالکل پانی جیسا ہو تو جسم میں پانی کی مقدار زیادہ ہے۔ ہلکا پیلا یا لیموں کے عرق جیسا پیشاب نارمل ہے۔

پانی کی زیادتی: جس طرح پانی کا کم استعمال نقصان دہ ہے اسی طرح پانی کا بہت زیادہ استعمال بھی نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے گردے ایک گھنٹہ میں قریباً ایک لیٹر خون صاف کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لئے شدید پیاس وغیرہ نہ ہونے پر ایک گھنٹہ میں ایک لیٹر سے زائد پانی نہیں پینا چاہئے۔ اس سلسلے میں بھی ہماری بنیادی اور اصولی رہنمائی قرآن کریم نے فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔

ترجمہ۔ اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

الوداعی تقریب

مؤرخہ 19 جنوری 2015ء بروز سوموار ایوان ناصر میں امسال الوداع ہونے والے دو اراکین مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب اور مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب کے اعزاز میں ایک تقریب مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اوّل نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ

مکرم محترم ملک منور احمد جاوید صاحب کی خدمات کا آغاز مجلس انصاراللہ پاکستان میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے عہد صدارت میں بطور قائد تحریک جدید ہوا۔ 1984ء سے 1994ء تک 11 سال آپ اس شعبہ کے قائد رہے۔ آپ نے منصوبہ بندی کے ساتھ اس طرح کام کیا کہ وعدہ جات اور شاملین کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ الحمدللہ علی ذالک

بعدۂ 1995ء تا 1997ء تین سال آپ نے بطور قائد تربیت کام کیا۔ دورہ جات کے دوران اپنی تقاریر میں تربیتی واقعات بہت مؤثر اور ایمان افروز رنگ میں بیان فرماتے۔

سال 1998ء تا 2008ء 11 سال آپ قائد اشاعت رہے۔ اس شعبہ میں بھی محترم ملک صاحب نے نہایت محنت، لگن اور اخلاص سے کام کیا۔ مجلس انصاراللہ پاکستان کی شائع کردہ کتب کی فروخت کے لئے آپ نے اضلاع کو ٹارگٹ دیئے اور خود دورہ جات کئے۔ آپ کی مؤثر تحریک کے نتیجہ میں لاکھوں روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

ملک صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاء نے فرمایا کہ جو خطبہ یا تقریر ہو، تربیتی ہو، اخلاص اور وفا سے سلسلہ کی خدمت کریں پھر خدا آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بات کو پلے باندھ لیا اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے کام کیا اور کامیاب رہا۔

محترم ملک منور جاوید صاحب دورہ کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ آپ ہر ماہ ایک معین پروگرام بنا کر متعلقہ ناظمین علاقہ، اضلاع اور زعماء کے ذریعے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مسلسل کوشش کرتے۔ قائدین کا وفد زیادہ سے زیادہ مجالس سے رابطہ کرتا اور پروگرام منعقد ہوتے۔

سال 2009ء تا 2014ء آپ نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان رہے۔ یوں آپ مسلسل 31 سال مجلس عاملہ انصاراللہ کے رکن رہے۔ الحمدللہ علی ذالک۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے آپ کے ذمہ صدر اشاعت کمیٹی کے علاوہ دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے عطیہ جات کے حصول کا کام بھی کیا۔ مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب کی زیر نگرانی قیادت ایثار مجلس انصاراللہ کے تحت میڈیکل کیمپس کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوا جس کے اخراجات کا کثیر حصہ محترم ملک منور احمد جاوید صاحب عطیات وصول کر کے مہیا کرتے رہے۔

ہمارے دوسرے رفیق کار جو اس سال مجلس عاملہ سے رخصت ہوئے ہیں وہ مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب ہیں۔آپ نے تیرہ سال کا عرصہ ہمارے ساتھ کام کیا۔آپ 2002ء تا 2003ء دو(2) سال قائد تجنید رہے۔اخلاص اور جذبہ کے ساتھ کام کا آغاز کیا۔سال 2004ء تا 2011ء آٹھ(8) سال آپ قائد مال رہے۔آپ نے شعبہ مال کے کام کو جدید خطوط پر استوار کیا۔شعبہ مال کا سافٹ ویئر تیار کروایا اور محنت اور اخلاص سے کام کو آگے بڑھایا۔بجٹ کی بروقت تیاری، تشخیص بجٹ، سوفیصد وصولی، ناظمین علاقہ و اضلاع کو باقاعدگی سے جائزے بھجوانا، انسپکٹر صاحبان و عملہ شعبہ مال کے کام کی ذاتی نگرانی اور ان سے بہتر رنگ میں استفادہ آپ کے خاص کام تھے۔سال 2012ء تا 2013ء دو(2) سال آپ دوبارہ قائد تجنید مقرر ہوئے اور سال 2014ء میں آپ نے معاون صدر کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔آپ کے سپرد باغبانی، تعمیر و مرمت، تزئین و آرائش دفاتر و گیسٹ ہاؤسز کا کام رہا۔جسے آپ نے خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔مجلس انصاراللہ پاکستان میں لائبریری کا کام بھی آپ کے سپرد رہا نیز ریکارڈ میں موجود فوٹوز کو سکین کرکے محفوظ کرنے کا آغاز آپ نے کیا۔علمی ریلی اور سپورٹس ریلی کے موقعہ پر آپ منتظم رجسٹریشن و اشاعت، منتظم سمعی و بصری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

ہم اراکین عاملہ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب اور مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب کے شکرگزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کی خدمات قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے اور ان کی عمر و صحت میں برکت عطا فرمائے۔آمین

ہم ہیں اراکین عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان

خلیفۂ وقت کی زبان کا غیر معمولی اثر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''خلافت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ بظاہر نصیحت عمل نہیں کر رہی ہوتی لیکن جب خلیفۂ وقت کی زبان سے وہی نصیحت نکلتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر پیدا کر دیتا ہے'' (خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 2)

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ سال رواں کا پہلا **''یوم تحریک جدید''** مؤرخہ 3/اپریل 2015ء بروز جمعۃ المبارک منانے کا اہتمام فرمائیں جس میں مطالبات تحریک جدید پر خصوصی توجہ دلائی جائے اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مجالس انصاراللہ کی مساعی

قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

ریفریشر کورسز، میٹنگز، اجلاسات واجتماعات

7/دسمبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام بمقام چک 6-11L ساہیوال میں سالانہ اجتماع کا انعقاد ہوا۔مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت اور مکرم امیر صاحب ضلع نے بھی اجتماع میں شمولیت کی۔کل حاضری 160 رہی۔

ماہ دسمبر مجلس انصاراللہ کنری کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔کل حاضری 156 رہی۔

3/جنوری نظامت انصاراللہ ضلع راولپنڈی کے عہدیداران عاملہ ضلع،علاقہ وزعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شرکت کی۔حاضری 30 رہی۔

3/جنوری نظامت انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کے عہدیداران عاملہ وزعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین نے شرکت کی۔حاضری 34 رہی۔

4/جنوری نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے عہدیداران عاملہ وزعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی اور نئے سال میں جوبلی پروگراموں کے حوالے سے ہدایات دیں۔حاضری 53 رہی۔

4/جنوری نظامت انصاراللہ ضلع قصور کے عہدیداران عاملہ ضلع وزعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شرکت کی۔ضلع ونمائندگان علاقہ کی حاضری 32 رہی۔

9/جنوری نظامت انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کے عہدیداران عاملہ ضلع و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی۔حاضری 30 رہی۔

9/جنوری نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے تحت عہدیداران ضلع ومجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔حاضری 80 رہی اور شعبہ اصلاح وارشاد اور عاملہ کے ممبران کے ریفریشر کورس میں حاضری 120 رہی۔مرکز سے مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی۔

11/جنوری نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام 7 مقامات (دارالذکر، بیت النور، دہلی گیٹ، شاہدرہ ٹاؤن، بیت التوحید، بیت الکریم اور کرک ہاؤس) ضلع بھر کی تمام مجالس کا ریفریشر کورس منعقد کیا گیا جن میں مرکز سے 6 قائدین مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب ،مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب،مکرم مظفر احمد درانی صاحب،مکرم محمد محمود طاہر صاحب،مکرم حنیف احمد محمود صاحب اور مکرم میجر شاہد احمد

سعدی صاحب نے شمولیت کی اور جائزوں اور نئے سال کے پروگراموں کے حوالے سے مذکورہ قائدین نے ہدایات دیں۔ان پروگراموں میں مرکز سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے بذریعہ Skype ہدایات دیں۔مجموعی حاضری 463 رہی۔علاوہ ازیں علاقہ کا ریفریشر کورس بیت التوحید میں منعقد ہوا۔جس کی حاضری 38 رہی۔

15 دسمبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ علاقہ فیصل آباد کا ریفریشر کورس دارالحمد فیصل آباد میں منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس، مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نے شرکت کی اور نئے سال کے پروگراموں کے حوالے سے ہدایات دیں۔حاضری 36 تھی۔

میڈیکل کیمپس و خدمت خلق (ایثار)

ماہ دسمبر اور جنوری میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالنصر غربی حبیب، دارالفتوح شرقی، دارالیمن شرقی صادق اور ناصر آباد جنوبی نے ربوہ کے گردونواح کے دیہات میں 7 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 578 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ دسمبر مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 4 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 1826 مریضوں کو ادویات دی گئیں اس کے علاوہ موسم سرما کے لئے گرم 37 عدد گرم ملبوسات برائے مستحقین ضلع کو بھجوائے گئے۔

ماہ جنوری مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 5 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 1934 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ دسمبر مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام نادار و مستحقین کے لئے 40 گرم کپڑے اکٹھے کئے گئے۔

ماہ دسمبر نظامت انصاراللہ ضلع عمرکوٹ نے غرباء و مستحقین کی 96500 روپے سے مالی مدد کی، 615 نادار مریضوں کا علاج کیا گیا، 23 کپڑوں کے جوڑے تقسیم کیے اور 263 مریضوں کی عیادت کی گئی، 100 بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا۔

ماہ دسمبر مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ میں 58 مریضوں کا علاج کیا گیا، امداد نادار مریضاں کی مد میں 17545 روپے اور عطیات برائے سیدنا بلال فنڈ میں 1310 روپے دیئے گئے اس کے علاوہ دو ہسپتالوں کا دورہ کر کے 24 مریضوں کی عیادت کی گئی۔

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور نے دو بکروں کا صدقہ دیا، خدمت خلق میں 40,000 روپے اور شکرانہ ڈائمنڈ جوبلی فنڈ میں 15,000 روپے جمع کروائے۔اسی طرح مختلف طریق سے غرباء و مستحقین کی مبلغ 5000 روپے کی مالی مدد کی۔

25 دسمبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام بمقام سکیم نمبر 3 میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔142 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ دسمبر مجلس انصاراللہ واہ کینٹ راولپنڈی کے زیر اہتمام خدمت خلق کے حوالے سے تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا جس میں وقار عمل، کلو جمیعاً، خدمت خلق کے موضوع پر تقاریر، عیادت مریضاں اور تعزیت کے پروگرام شامل ہیں۔

ماہ دسمبر مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ غربی کے زیر اہتمام 24 دن فری کوچنگ کلاسز کا انعقاد کیا گیا جن سے غیر از جماعت طالبات سمیت 10 طلباء نے استفادہ کیا۔

ماہ دسمبر حلقہ کلیار ٹاؤن سرگودہا نے ماہ دسمبر میں 45 جوڑے گرم کپڑوں کے مستحقین کیلئے مرکز بھجوائے۔

ماہ دسمبر نظامت انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام سردیوں کے لئے گرم کپڑے غرباء و مستحقین میں تقسیم کئے گئے، ایک احمدی گھرانہ میں ایم ٹی اے کی نعمت مہیا کرنے کے لئے ٹی وی خرید کر دیا گیا۔

4/دسمبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام سندھواں ڈیرہ میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 128 مریضوں کو ادویات دیں گئیں، **مجلس کولو تارڑ** نے 6 مستحقین کو 3 من گندم دی۔

5/دسمبر مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام بمقام لاٹھیانوالہ اور گنڈا سنگھ دو میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ جن میں 756 مریضوں کو ادویات دی گئیں

26/دسمبر مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام تیسرا میڈیکل کیمپ بمقام غلام محمد آباد منعقد کیا گیا جس میں 49 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ میڈیکل کیمپس کے علاوہ 497 مریضوں کو چیک اپ اور ادویات کی سہولیت بھی مہیا کی گئی۔

9/جنوری مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام محلہ مہدی میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب نے 62 مریضوں کا معائنہ کر کے ان کو چار یوم کی دوائی دی۔ اسی طرح مستحقین کی مختلف طریق سے مبلغ 26450 روپے کی مالی مدد کی گئی۔

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالعلوم شرقی نور، دارالفضل شرقی اور دارالیمن وسطی حمد نے تین میڈیکل کیمپس میں 141 مریضوں کا علاج کیا۔

وقارِ عمل

ماہ نومبر مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ غربی کے زیر اہتمام تین حلقہ جات میں وقار عمل کیا گیا جن کی مجموعی حاضری 17 رہی۔

14 دسمبر مجلس انصاراللہ صدر راولپنڈی کے زیر اہتمام ایک پارک میں وقار عمل کیا گیا۔ 29 انصار، 2 اطفال وخدام نے حصہ لیا۔

14/دسمبر مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام ملیر توسیعی کالونی میں وقار عمل کیا گیا۔ 28 انصار نے حصہ لیا۔

21/دسمبر مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام ایک پارک میں وقار عمل کیا گیا جس میں 13 انصار، 3 اطفال نے حصہ لیا۔

25 دسمبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ 7 انصار، 6 خدام اور 7 اطفال نے حصہ لیا۔

ماہ جنوری مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ دارالفضل شرقی اور دارالیمن شرقی صادق نے وقار عمل کیا۔ گلی اور بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ حاضری بالترتیب 28 اور 27 رہی۔

ذہانت وصحت جسمانی

7 تا 10 دسمبر مجلس محمود آباد ضلع جہلم کے علمی وورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

14 دسمبر مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی کے زیر اہتمام ایک طبی لیکچر کا اہتمام کیا گیا جس میں فلو، ایبولا وائرس اور موسم کے متعلق فوری اثرات وغیرہ سے بچنے کیلئے دیا گیا۔ 16 افراد نے استفادہ کیا۔

14 دسمبر نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام پکنک پروگرام منعقد ہوا جس میں 43 انصار نے شرکت کی۔

14 دسمبر مجلس انصاراللہ صدر راولپنڈی کے زیر اہتمام پکنک پروگرام منعقد ہوا جس میں ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ 29 انصار نے شمولیت کی۔

21 دسمبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام پکنک پروگرام منعقد ہوا جس میں 14 انصار نے حصہ لیا۔

طب کی بات

شوگر کے آسان علاج

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب۔ کراچی

- روزانہ صبح شام آدھا چمچ دارچینی کھانے سے شوگر کنٹرول ہو جاتی ہے۔ دارچینی انسولین کا بہترین اور زیادہ موثر نعم البدل ہے۔ اس لئے دارچینی کا مناسب استعمال ذیابیطس پر قابو رکھتا ہے۔
- آدھا چمچ ادرک اور آدھا چمچ پودینہ ملا کر نہار منہ کھانے سے شوگر کنٹرول ہو جاتی ہے۔ آسٹریلین تحقیق کاروں کے مطابق ادرک میں حیرت انگیز طور پر شوگر کنٹرول کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اس لئے شوگر کے مریضوں کو ادرک کا استعمال زیادہ کرنا چاہئے۔ روزانہ خالص عرق گلاب نہار منہ پینے سے بھی شوگر کنٹرول رہتی ہے۔ ذیابیطس کا غذائی پرہیز ہی واحد علاج ہے۔ جدید میڈیکل سائنس بھی ذیابیطس کے حتمی علاج سے ابھی تک عاری ہے۔ اور تاحال صرف شوگر کے توازن کو برقرار رکھنا ہی علاج کہلاتا ہے جو دیسی قدرتی و یونانی علاج سے بھی ممکن ہے۔ مندرجہ ذیل تدابیر سے شوگر کنٹرول اور مرض کو قابو رکھا جا سکتا ہے۔
- جامن کی خشک گٹھلیوں کو کوٹ کر چھان لے اور سفوف بنالیں اور 5 گرام سفوف پانی کے ساتھ دن میں دوبار نہار منہ اور شام میں لے لیں۔
- نیم کی کونپلیں 5 گرام 5 لیٹر پانی میں پیس کر چھان لیں اور صبح نہار منہ یا ناشتہ سے ایک گھنٹہ بعد لے لیں۔
- کریلے کو چھلکا اتار کر اس کا رس نچوڑ لیں یا جوسر میں اس کا جوس نکال کر 25 ملی گرام رس صبح و شام لیں۔

(ماخوذ از: روزنامہ الفضل ربوہ 15 دسمبر 2014ء)

ربوہ کے چند مناظر

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf
Monthly
Regd #: FR - 8

ANSARULLAH

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

March 2015 - Jamadi ul Awal.Jamadi ul Sani / 1436 / Sullah 1394

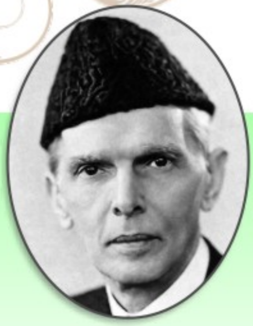

قائداعظم کا پاکستان

قائداعظم نے فرمایا:

''آپ آزاد ہیں۔اپنے مندروں،مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے آپ پاکستان کی مملکت میں بالکل آزاد ہیں۔آپ کسی مذہب،فرقہ،عقیدہ سے تعلق رکھیں اس کا کاروبارِ سلطنت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ہم اس بنیادی اصول سے اپنے نظام کا آغاز کررہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہیں اور مساوی الحیثیت ہیں۔ہمیں اس مسلک کو اپنے نصب العین کے طور پر سامنے رکھنا چاہئے۔پھر آپ دیکھیں گے کہ جیسے زمانہ گزرتا جائے گا نہ ہندو،ہندو رہے گا اور نہ مسلمان،مسلمان،مذہبی اعتبار سے نہیں کیونکہ یہ تو ذاتی عقائد کا معاملہ ہے بلکہ سیاسی لحاظ سے ہم سب ایک ہی مملکت کے شہری ہوجائیں گے''

(مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب۔بحوالہ خطبات قائداعظم صفحہ 563)